http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۵ تا ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ ستمبر ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۱۷

قادیانیت کا طریقۂ واردات

جہاد اسلام اور مسیحیت کی نظر میں

تعلیم القرآن کی اسکولوں میں ضرورت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے گیارہ سال

اشرف المدارس پر بم دھماکہ

قیمت: ۵ روپے

جانور کی کھال کی ٹوپی کا شرعی حکم :

س :...... حرام جانوروں کی کھالوں کی ٹوپیاں شیر، چیتا، ریچھ، لومڑی، گیدڑ وغیرہ کی آج کل بازاروں میں فروخت ہورہی ہیں ان کا اوڑھنا یا اسے پہن کر نماز ادا کرنا درست ہے یا نہیں؟

ج :...... حدیث میں ہے کہ ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے۔ اس لئے دباغت کے بعد ان جانوروں کی کھالوں کی ٹوپیاں پہننا، ان میں نماز پڑھنا اور ان کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ البتہ خنزیر چونکہ نجس العین ہے، اس لئے اس کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی۔

سور کی ہڈی استعمال کرنا :

س :...... کیا ہم سور کی ہڈی استعمال کرسکتے ہیں؟

ج :...... سور کی ہڈی استعمال کرنا جائز نہیں۔

حرام جانوروں کی رنگی ہوئی کھال کی مصنوعات پاک ہیں سوائے خنزیر کے :

س :...... حرام جانوروں کی کھال کی مصنوعات مثلاً جوتے، ہینڈ بیگ یا لباس وغیرہ استعمال کرنا جائز ہیں؟ اگر ہیں تو کیوں؟

ج :...... جانوروں کی کھال رنگنے سے پاک ہوجاتی ہے، اس لئے چرمی مصنوعات کا استعمال صحیح ہے، البتہ خنزیر کی کھال پاک نہیں ہوتی۔

دریائی جانوروں کا حکم :

س :...... میرے کچھ دوست عرب ہیں۔ ایک روز دوران گفتگو انہوں نے بتایا کہ "وہ لوگ سمندر سے شکار کئے ہوئے تمام جانوروں کو کھانے کے لئے حلال سمجھتے ہیں اور بلا کراہت کھاتے ہیں۔" جبکہ ہم پاکستانی مچھلی اور جھینگوں کو عموماً حلال سمجھتے ہیں اور کیکڑوں، لابسٹر وغیرہ کو بعض لوگ مکروہ سمجھتے ہوئے کھاتے ہیں، براہ مہربانی آپ صحیح صورت حال سے ہمیں آگاہ کیجئے، مزید یہ کہ کیا مچھلیوں کی ایسی قسمیں ہیں جو کھانے کے لئے جائز نہیں ہیں؟

ج :...... امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دریائی جانوروں میں سے صرف مچھلی حلال ہے دیگر ائمہ کے نزدیک دیگر جانور بھی حلال ہیں جن میں خاصی تفصیل ہے، اس لئے آپ کے عرب دوست اپنے مسلک کے مطابق عمل کرتے ہوں گے۔ مچھلیوں کی ساری قسمیں حلال ہیں مگر بعض چیزیں مچھلی سمجھی جاتی ہیں حالانکہ وہ مچھلی نہیں مثلاً جھینگے۔

پانی اور خشکی کے کون سے جانور حلال ہیں :

س :...... یہ کہاں تک صحیح ہے کہ پانی کے تمام جانور حلال ہیں اگر نہیں تو پھر کون سے حلال اور کون سے حرام ہیں؟ اسی طرح سے خشکی کے کون سے جانور اور پرندے حلال اور حرام ہیں؟ اس کا کوئی خاص اصول ہے؟

ج :...... پانی کے جانوروں میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صرف مچھلی حلال ہے اس کے علاوہ کوئی دریائی جانور حلال نہیں۔

جنگلی جانوروں میں دانتوں سے چیرنے پھاڑنے والے اور پرندوں میں سے پنجوں کے ساتھ شکار کرنے والے حرام ہیں، باقی حلال۔

جھینگا کھانا اور اس کا کاروبار کرنا :

س :...... جھینگا کھانا یا اس کا کاروبار کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ بہت سے لوگ اسے کھانے اور کاروبار کرنے میں لگے ہوئے ہیں؟

ج :...... جھینگا مچھلی ہے یا نہیں یہ مسئلہ اختلافی رہا ہے جن حضرات نے مچھلی کی ایک قسم سمجھا انہوں نے کھانے کی اجازت دی البتہ احتیاطاً اس میں بتلائی کہ نہ کھایا جائے، اب جدید تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ جھینگا مچھلی نہیں ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کھانا جائز نہیں ہوگا البتہ بطور دوا کھانے میں یا اس کی تجارت میں گنجائش ہوگی کیونکہ مسئلہ اجتہادی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کھانا حلال ہے، اب مسئلہ یہ ہوا کہ جھینگا کھایا تو نہ جائے البتہ اس کی تجارت میں گنجائش ہے۔

کیکڑا حلال نہیں :

س :...... کیکڑا کھانا حرام ہے یا حلال؟

ج :...... کیکڑا حلال نہیں۔

کچھوے کے انڈے حرام ہیں :

س :...... سنا ہے کہ کراچی میں کچھوے کے انڈے بھی مرغی کے انڈوں میں ملا کر بکتے ہیں۔ یہ فرمائیں کہ کیا کچھوے کے انڈے کھانا حلال ہے، یا مکروہ یا حرام؟

ج :...... یہ اصول یاد رہنا چاہئے کہ کسی چیز کے انڈے کا وہی حکم ہے جو اس چیز کا ہے، کچھوا چونکہ خود حرام ہے، اس لئے اس کے انڈے بھی حرام ہیں اور ان کی خرید و فروخت کرنا بھی حرام ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں پر تعزیرات جاری کرے جو لوگ بکری کی جگہ کتے کا گوشت اور مرغی کے انڈوں کی جگہ کچھوے کے انڈے کھلاتے ہیں۔

ہفت روزہ
ختم نبوت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۵ تا ۱۱ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ ستمبر ۱۹۹۹ء | شمارہ ۱۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا عبد الرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ
فیصل عرفان

سرپرست:
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ:
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ:
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر:
مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

اشرف المدارس پر ہم و حملہ .... (اداریہ)	4
قادیانی پیشگوئیوں کا انجام .... (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	6
قادیانیت کا طریقہ واردات .... (حضرت مولانا عبد اللطیف مسعود)	9
جہاد ــ اسلام اور مسیحیت کی نظر میں ..... (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق)	14
تعلیم القرآن کی اسکولوں میں ضرورت ..... (جناب حاجی محمد رفیع صاحب)	17
اسلام میں پردہ کی اہمیت و افادیت ..... (جناب ذیشان میو)	19
ہر مسلمان کو رات دن اس طرح رہنا چاہئے (حضرت مولانا اشرف علی تھانوی)	21
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بحرین کے گیارہ سال (جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی)	23
اخبار ختم نبوت	26

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ، ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے سالانہ ۲۵۰ روپے ششماہی ۱۲۵ روپے سہ ماہی ۶۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی ۵ (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشرف المدارس پر بم دھماکہ

۶/ ستمبر ۱۹۹۹ء کو یوم دفاع پاکستان کے تاریخی دن کے موقع پر جب پوری قوم اپنے ملک اور قوم پر فخر کر رہی تھی اور صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب پاکستان کی سربلندی کے لئے پیغامات جاری کر رہے تھے' کراچی کی مشہور روحانی خانقاہ اور مدرسہ اشرف المدارس کی دیوار کے ساتھ پہلے گٹر میں ایک زبردست بم کا دھماکہ ہوا' جس کی آواز سن کر حالات کا جائزہ لینے کے لئے طلبا پہنچے تو مدرسہ کی بس کے نیچے نصب کیا ہوا بم زبردست دھماکے سے پھٹ گیا اور ۱۸ طلبا زخمی ہوئے۔ اشرف المدارس کے مہتمم کے مطابق اگر یہ دھماکے چھٹی کے وقت ہوتے تو بہت زیادہ نقصان ہوتا۔ اس طرح اگر اس ویگن میں بچے گھر جانے کے لئے ایک گھنٹے بعد سوار ہو جاتے تو تمام کے تمام بچے شہید ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی برکت سے ان کی حفاظت فرمائی اور بم وقت سے قبل ہی پھٹ گیا۔ افغانستان میں جب سے طالبان کی حکومت قائم ہوئی ہے اور عام علما کرام اور مسلمانوں نے طالبان کی حمایت کی ہے اس وقت سے امریکہ' یورپی ممالک اور لادین قوتوں کی نگاہوں میں دینی مدارس کھٹک رہے ہیں۔ کبھی دہشت گردی کا الزام دیا جاتا ہے تو کبھی جہادی ٹریننگ سینٹر کا نام دیا جاتا ہے' حکومت نے ان مدارس کے خلاف کئی مرتبہ تحقیقات کیں لیکن یہ مدارس نہ تو دہشت گردی میں ملوث پائے گئے اور نہ ہی فرقہ وارانہ جھگڑوں میں ان کو ملوث کیا جا سکا' بلکہ یہ مدارس ہر قسم کے الزامات سے بری ہوئے۔ خود وزیر داخلہ نے اس بات کا اقرار کیا کہ دینی مدارس میں سوائے تعلیم کے غیر قانونی اور غیر آئینی سرگرمیاں نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود حکومت کی جانب سے ان مدارس کے خلاف مہم دراصل امریکہ کو خوش کرنے کی کوشش ہے۔ امریکہ' یورپ اور لادین قوتوں کو ان مدارس کے خلاف کارروائیوں سے کچھ حاصل نہ ہو سکا تو ان کو دہشت زدہ کرنے کے لئے بموں سے حملوں کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں سخت نگرانی کے باوجود بم فٹ کرنے اور ریموٹ یا کسی اور طریقے سے بم اڑانے میں کسی حکومتی ایجنسی کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم افواج پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کے حکم پر مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا سید حماد اللہ شاہ' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا عبدالمالک شاہنواز' قاری گل محمد اور دیگر علما کرام نے جا کر حضرت مولانا حکیم اختر صاحب زید مجدہم اور مولانا مظفر صاحب سے اس واقعہ پر اظہار افسوس کیا اور طلبا کی عیادت کی۔ مفتی نظام الدین شامزئی اور مولانا فضل الرحمن نے بھی ٹیلیفون پر اس افسوسناک واقعہ پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ ہمیں افسوس ہے کہ مشیر اعلیٰ صاحب اتنے بڑے واقعہ پر مدرسہ تشریف نہ لائے۔ جناب شاہ فرید الحق صاحب نے واقعات کی تفصیلات معلوم کیں اور تشریف لائے۔ بہر حال یہ بم دھماکہ دینی مدارس کے خلاف ایک منظم سازش ہے اور اس کا مقصد دینی مدارس کو خوف وہراس میں مبتلا کرنا ہے۔ اس سے قبل دہشت گرد مساجد پر حملہ کر کے نمازیوں کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کر چکے اور اللہ تعالیٰ نے اس میں ان کو ناکام کیا۔ اس طرح اب یہ دینی مدارس کے خلاف بھی ناکام ہوں گے اور علما کرام جنہوں نے انگریزوں کے ظلم وستم اور اس کے ظلم واستبداد اور کروڑوں افراد کے شہید ہونے کے باوجود اپنے مشن سے روگردانی نہیں کی اور اشاعت قرآن کریم اور علوم نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں لگے رہے۔ یہ مدارس اپنے مشن میں اسی طرح رواں دواں رہیں گے اور بم دھماکے نہیں میزائل بھی ان کو کسی صورت میں اپنے مشن سے روک نہیں سکیں گے۔ (انشاء اللہ)

مولانا عبید اللہ چترالی کے قاتلوں کی گرفتاری میں حکومت کی سستی

جمعیت علما اسلام کے رہنما مولانا عبید اللہ چترالی جنہیں گزشتہ دنوں چترال میں شہید کر دیا تھا اور سازش پر پردہ ڈالنے کے لئے فوری طور پر اس قاتل کو قتل کر دیا گیا تاکہ قائد ملت لیاقت علی خان مرحوم کی طرح ان کا قتل راز میں رہے' لیکن حقائق کو اتنی آسانی سے نہیں چھپایا جا سکتا۔ جمعیت علما اسلام نے حقائق کو بے نقاب کر کے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اصل قاتل جن کا تعلق آغاخانی گروپ کے رہنماؤں سے ہے ان کو گرفتار کیا جائے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق چند دن قبل چند امریکی گلگت کے سرکردہ آغاخانیوں کے پاس ٹھہرے تھے' جن دنوں مولانا فضل الرحمن نے امریکہ کے خلاف افغانستان مسئلہ پر تحریک چلائی ہوئی تھی۔ اس سے قبل مولانا عبید اللہ چترالی چترال کو آغاخانی اسٹیٹ بنانے کی مہم کے خلاف بہت اہم کردار ادا کر چکے تھے۔ یہ تمام کڑیاں کسی نئی اور فوری سازش کی نشاندہی کر رہی ہیں۔ اس لئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر اصل قاتلوں کو گرفتار کر کے سزا دی جائے۔ علاوہ ازیں اطلاعات کے مطابق آغاخان فاؤنڈیشن چترال گلگت کے اہل سنت مسلمانوں کو آغاخانی بنانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کا پلیٹ فارم استعمال کیا جا رہا ہے اس لئے اس فاؤنڈیشن کو فوری طور پر بند کیا جائے۔

کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں

ہم بارہا حکومت کو متنبہ کر چکے ہیں کہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی دراصل حکومت کے نمائندہ نہیں بلکہ قادیانی خلیفہ کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ ظفر اللہ قادیانی نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے اس کا آغاز کیا تھا اور وہ سلسلہ اب تک چلا آرہا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ہر محکمہ میں قادیانی اپنے عہدوں سے فائدہ اٹھا کر قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں ان کی ترقیاں رکواتے ہیں۔ پی آئی اے کے ذریعہ حج کے بہانے سعودی عرب جاکر حرمین شریفین کی توہین کرتے ہیں۔ ہم ذیل میں قادیانیوں کی فہرست شائع کر رہے ہیں جو اپنے عہدوں پر فائز ہو کر قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ لہٰذا ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کا فوری طور پر نوٹس لیا جائے۔

(۱) طاہر محمود کلکٹر پشاور کسٹم' (۲) نصیر احمد جوائنٹ سیکریٹری انوسٹمنٹ منسٹری آف فنانس' (۳) عبدالقیوم ملک سیکریٹری وزارت داخلہ' (۴) ریاض ملک ڈائریکٹر انٹیلی جنس' (۵) اشفاق اٹامک انرجی کمیشن' (۶) حمید احمد خان اٹامک انرجی کمیشن' (۷) مرزا بشیر الدین محمود اٹامک انرجی کمیشن' (۸) نعیم احمد شیخ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کراچی (مجوزہ پرنسپل)۔ (۹) کرامت راجپوت کنٹرولر امتحانات انٹر بورڈ کراچی' (۱۰) صفی الرحمن اقبال ڈپٹی الیکشن کمشنر سندھ' (۱۱) اسکواڈرن لیڈر سلیم' (۱۲) ایجوکیشن اسکواڈرن پی اے ایف کورنگی کریک' (۱۳) ریاض ملک ممبر کوآرڈی نیشن سی بی آر' (۱۴) عبدالرحمن ڈائریکٹر ایف آئی اے پاسپورٹ سیل' (۱۵) وسیم احمد ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے کراچی ایئرپورٹ' (۱۶) عبدالرزاق ڈائریکٹر پاسپورٹ اینڈ امیگریشن کراچی' (۱۷) یحییٰ ایڈیشنل کلکٹر ایئرپورٹ کراچی' (۱۸) الیس یوزمان ڈائریکٹر انجینئرنگ پی آئی اے کراچی' (۱۹) ارشد رانا سینئر انسٹرکٹر ٹیکنیکل کالج نیوی کراچی' (۲۰) کیپٹن طارق احمد جاوید ڈائریکٹر انسٹرکشن ٹیکنیکل ڈیپارٹمنٹ نیوی کراچی' (۲۱) کموڈور تسنیم احمد اے سی این ایس (ٹی) کراچی' (۲۲) کموڈور سید ناصر احمد شاہ سی او کارساز کراچی' (۲۳) کمانڈر (آئی) امتیاز ایجوکیشن برانچ' (۲۴) کمانڈر (آئی) اسلم ایجوکیشن برانچ' (۲۵) کمانڈر (آئی) سجاد الحق ملک ایجوکیشن این ایچ کیو اسلام آباد' (۲۶) ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن سروس نیوی' (۲۷) محبوب احمد ادریس سینئر انجینئر اٹامک انرجی نیوکلیئر پلانٹ کراچی' (۲۸) ارشد محمود فیلڈ انجینئر اٹامک انرجی کینپ کالونی فیرنو ہاکس بے کراچی' (۲۹) ارشد احمد فورمین II سی آئی اے ایل کینپ اٹامک انرجی کراچی' (۳۰) نصیر احمد انسٹرکٹر ٹیکسٹائل گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی سائٹ کراچی' (۳۱) محمد ارشد رانا انسٹرکٹر کیمیکل گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی سائٹ کراچی' (۳۲) اظہر نسیم قریشی جنرل منیجر پاکستان ریفائنری کورنگی کراچی' (۳۳) اظہر انیس قریشی جنرل منیجر پی ایس او کراچی' (۳۴) میجر رفعت بشیر منیجر ایڈمنسٹریشن سول ایوی ایشن اتھارٹی پروجیکٹ ڈیفنس کراچی' (۳۵) آفاق احمد قریشی چیف ڈائریکٹر سندھ اسمال انڈسٹری کارپوریشن' (۳۶) تاجور سلطانہ ڈائریکٹر سندھ اسمال انڈسٹری کارپوریشن' (۳۷) رفعت شاہین ڈائریکٹر سندھ اسمال انڈسٹری کارپوریشن' (۳۸) محمد صفدر خان ای سی ڈی فارن ایکسچینج اسٹیٹ بینک آف پاکستان کراچی' (۳۹) نان طارق حمید چیئرمین و منیجنگ ڈائریکٹر سوئی سدرن گیس کمپنی کراچی (اسٹیٹ لائف بلڈنگ II)' (۴۰) نعیم احمد خان جنرل منیجر سوئی سدرن گیس کمپنی کراچی' (۴۱) عبدالسمیع احمد ٹیکنیکل آفیسر سپارمنٹ سپارکو متصل یونیورسٹی کراچی' (۴۲) مبشر احمد لیکچرار اسلامیہ کالج کراچی' (۴۳) انوار آسی ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان' (۴۴) ڈاکٹر محمد یعقوب خان گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان' (۴۵) ہد رچیف انجینئر واٹر سپلائی واٹر اینڈ سیوریج بورڈ' (۴۶) ملک منور احمد طاہر ڈائریکٹر آف لیبر سندھ سیکریٹریٹ کراچی' (۴۷) برکات احمد آرائیں اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر سندھ سیکریٹریٹ کراچی' (۴۸) ملک احسان ایس ڈی ایم ناظم آباد کراچی' (۴۹) مبشر احمد فورمین انسٹیٹیوٹ آف آرمی اسٹور اسٹیڈیم روڈ کراچی' (۵۰) خترت اسسٹنٹ منیجر یو بی ایل شارع فیصل بلوچ کالونی کراچی' (۵۱) میجر جنرل نصیر' (۵۲) میجر جنرل جہانگیر نصر اللہ' (۵۳) میجر جنرل اعجاز امجد' (۵۴) ریٹائرڈ جنرل محمود الحسن' (۵۵) میجر جنرل نسیم آئی اسپیشلسٹ ملٹری ہسپتال راولپنڈی' (۵۶) کرنل منیر احمد الشفا آئی ہسپتال راولپنڈی' (۵۷) رشید احمد پی آر او الشفا آئی ہسپتال راولپنڈی' (۵۸) نصر اللہ شعبہ تعلقات عامہ الشفا آئی ہسپتال راولپنڈی' (۵۹) چوہدری رشید احمد چیف انجینئر کنسٹرکشن ڈیپارٹمنٹ سوئی سدرن گیس کمپنی کوئٹہ' (۶۰) مرزا الطاف احمد ولد مرزا احمد دین فورمین ڈی پانچ تھرمل پاور اسٹیشن کوئٹہ' (۶۱) محمد الیاس چغتائی ڈپٹی ڈائریکٹر اکاؤنٹس الیکٹرسٹی بورڈ واپڈا کوئٹہ' (۶۲) عباس احمد ایس ڈی او جی ایس او کوئٹہ واپڈا' (۶۳) طارق رحیم ایس ڈی او ریونیو لیشن واپڈا کوئٹہ' (۶۴) عبدالغفور سپرنٹنڈنٹ جی ایس او سرکل کوئٹہ واپڈا' (۶۵) لیفٹیننٹ کرنل منور احمد ۲۱ پنجاب' (۶۶) میجر محمود احمد ای ایم ای ریکارڈ' (۶۷) لیفٹیننٹ کرنل عبدالغفور اے کیو اسٹاف کالج کوئٹہ (حال انفنٹری اسکول کوئٹہ)' (۶۸) رفاقت احمد یونیورسٹی آف بلوچستان کوئٹہ' (۶۹) مبشر احمد ظفر ڈپٹی کمشنر سبی ڈویژن' (۷۰) لیفٹیننٹ کرنل افتخار احمد سی ایم ایچ کوارٹر ماسٹر کوئٹہ' (۷۱) احسان سپرنٹنڈنٹ ایس ای سرکل ون پرانا جنگل گھر واپڈا کوئٹہ' (۷۲) غلام سرور سپرنٹنڈنٹ ریلوے کوئٹہ' (۷۳) ملک اعجاز احمد ڈپٹی ڈائریکٹر پلاننگ اسکول کوئٹہ' (۷۴) امۃ الباسط ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ژوب' (۷۵) نعیم ملک کسٹم انسپکٹر کوئٹہ' (۷۶) لیفٹیننٹ کرنل عبدالحمید خان خٹک ای ایم ای سینٹر نوتالین کوئٹہ' (۷۷) صداقت احمد لیکچرار گورنمنٹ انٹر کالج بارکھان' (۷۸) سلیمہ ڈار ہیڈ مسٹریس ایف جی اسکول عزیز بھٹی روڈ کوئٹہ' (۷۹) لیفٹیننٹ کرنل طاہر احمد جی۔ایس۔او۔ ون ایف جی ای آئی ریجنل آفس کوئٹہ' (۸۰) ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ ماہر نفسیات و دماغ امراض سی ایم ایچ کوئٹہ' (۸۱) سید عبدالباسط اسٹاف آفیسر یو بی ایل بینک حالی روڈ کوئٹہ' (۸۲) مبشرہ محمود ٹیچر اسلامیات اقرا پبلک اسکول کوئٹہ چھاؤنی' (۸۳) ثریا خالد وائس پرنسپل اقرا پبلک اسکول کوئٹہ چھاؤنی' (۸۴) ارشد جمیل ایس ڈی او سینٹر سول ڈویژن نمبر ۸ پاک پی ڈبلیو ڈی کوئٹہ' (۸۵) میجر منظور احمد ۹۱ ونگ پشین اسکاؤٹس فرنٹیئر کور پشین۔

قادیانی پیشگوئیوں کا انجام

مرزائی ارادے
خدائی ارادے

مرزا محمود احمد صاحب سابق خلیفہ ربوہ نے ۲۳/ جولائی ۱۹۴۸ء کو پارک ہاؤس کوئٹہ میں خطبہ جمعہ کے دوران کہا تھا:

"مجھے ہزارہا غیر احمدی ملے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ احمدی بولتے بہت زیادہ ہیں' اور یہ سچ ہے' جب کوئی احمدی بولنے لگ جاتا ہے تو پھر وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لیتا' اور اگر موقع ملے تو مخاطب کو اتنا تنگ کرتا ہے کہ اسے اپنی جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ وہ بولتا ہی نہیں اگر بولے تو پھر دوسرے کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے' ہماری مثال تو ایسی ہے کہ لوگ کہتے ہیں: "مردہ بولے کفن پھاڑے۔" (الفضل ۱۳/ اگست ۱۹۴۸ء)

مرزا محمود صاحب کی یہ مثال مجھے ان کے صاحبزادہ گرامی قدر جناب مرزا ناصر احمد خلیفہ ربوہ کے ایک خطبے سے یاد آئی' خلیفہ جی نے ۱۷/ جنوری ۱۹۷۵ء کے خطبے میں اپنے مریدوں کو نئی ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا:

"اگلے چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر بہت زور دینے کا زمانہ ہے' جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہئے' اور پھر اس کے بعد جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے غلبہ اسلام کی صدی کا ہم نے استقبال کرنا ہے۔"

"پس انصار اللہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور تربیت کا پروگرام بنائیں...... جب غلبہ اسلام کی اس عالمگیر اور ہمہ گیر جدوجہد میں وسعتیں پیدا ہوں اور اس وقت ہزاروں مربیوں کی ضرورت ہو تو ہزاروں لاکھوں مربی موجود ہوں تاکہ دنیا کو سنبھالا جا سکے۔" (روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱/ فروری ۱۹۷۵ء)

غلبہ اسلام کا خواب اور اس کی الٹ تعبیر:

خلیفہ جی کے اس "کفن پھاڑ پروگرام" کو پڑھ کر ہمیں ان کے گزشتہ سال کے خطبے یاد آنے لگے' جن میں انہوں نے سات سال کے اندر اندر اپنی جماعت کو "غلبہ اسلام" کی تیاریاں مکمل کرنے کا حکم فرمایا تھا' اتنے کروڑ روپے جمع کرو' اتنے لاکھ سائیکلیں خرید لو' اتنے ہزار گھوڑے مہیا رکھو' سو میل یومیہ سائیکل چلانے کی مشق کرو' غلیل بازی میں مشاق ہو جاؤ' اور مجھ سے ان احکام کی مصلحت نہ پوچھو۔ کیوں؟ کیونکہ:

"ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا زمانہ آگیا' ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ تمام بشارتیں جو امت مسلمہ کو یہ کہہ کر دی گئی تھیں کہ ایک جماعت پیدا ہوگی جس کے ذریعہ اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔ ان کے پورے ہونے کا وقت آگیا ہے...... اسلام کے عالمگیر غلبہ کی خوشیاں ہی ہمارے لئے حقیقی خوشیاں ہیں۔" (خطبہ عیدالفطر مندرجہ الفضل ۲۶/ فروری ۱۹۷۴ء)

کے نشہ سے مخمور ہو کر الفضل نے ۹/ مارچ ۱۹۷۴ء کو "مخالفین حق کی روش اور ان کا انجام" کے زیر عنوان ایک تیز و تند اداریہ سپرد قلم فرمایا جس میں اپنے مخالفین کی تباہی کی پیشگوئی کرتے ہوئے لکھا:

"خدا تعالیٰ نے حقیقی اسلام (مرزائیت) کو دنیا میں غالب کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے' وہ بہر صورت غالب آئے گا' کون ہے جو خدا کے فیصلہ کو بدل سکے؟ اسلام کے غلبہ کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ جو قومیں اپنی کثرت اور طاقت و قوت کے گھمنڈ میں اسلام اور اس کے حقیقی علمبرداروں کے در پے آزار ہیں اور انہیں کالعدم کرنے کے منصوبے بنا رہی ہیں اگر وہ اپنی اس روش سے باز نہ آئیں تو پھر ان کا اس انجام سے دوچار ہونا یقینی ہے۔"

لیکن ہوا یہ کہ خلیفہ جی کا "غلبہ اسلام کا وقت آگیا" کا اعلان ابھی فضا میں گونج رہا تھا کہ خود خلیفہ جی کے شہر میں انہی کے مریدوں کے ہاتھوں ۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو ایک ایسا حادثہ رونما ہوا جو ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کے "مرزائی غیر مسلم اقلیت فیصلے" پر منتج ہوا گویا سات سال میں مرزائیت کے غالب آنے کا جو خواب خلیفہ صاحب نے دیکھا تھا سات مہینے کے اندر اندر اس کی الٹ تعبیر سب کے سامنے آگئی۔ اب خلیفہ جی نے تازہ دم ہو کر غلبہ اسلام کی صدی شروع کرنے کا نیا اعلان فرمایا ہے۔ صدی شروع ہونے میں (سال رواں چھوڑ

ں) صرف پانچ سال باقی ہیں' ہمیں خطرہ ہے کہ گزشتہ اعلانات کے مطابق نئی صدی کا آغاز قادیانیت کے لئے پیام اجل ہی ثابت نہ ہو۔

بندوں کی مختلف شانیں:

دراصل اللہ تعالیٰ کا معاملہ اپنے مختلف بندوں سے مختلف ہوا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کے بعض بندے وہ ہیں جو کسی کشف و الہام سے نہیں' بلکہ اپنے ذاتی خیال سے بھی کوئی بات کہہ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بات پوری کر دیتا ہے۔ حدیث میں ارشاد ہے:

"رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللّٰہ لابرہ." (صحیح مسلم)

ترجمہ "بہت سے پراگندہ مُو جنہیں دروازوں سے دھکے دیئے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ اگر وہ قسم کھا کر کہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیں گے۔"

اور بعض بندوں سے معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے کہ وہ جب بھی کسی امر کا اظہار کرتے ہیں قضاء و قدر کا فیصلہ اس کے خلاف ہوتا ہے' مسیلمہ کذاب جو "مسیح یمامہ" کے لقب سے مشہور تھا اس کے بارے میں اس قسم کے بہت سے امور منقول ہیں کہ اس نے جو خوشخبری دی نتیجہ اس کے برعکس ہوا۔

مسیح قادیاں سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ:

مرزا غلام احمد صاحب کی تاریخ تجدید و مسیحیت پر قادیانی دوستوں کی دوسروں سے زیادہ نظر ہو گی۔ وہ اگر مرزا صاحب کی تاریخ پر غور کریں گے تو انہیں نظر آئے گا کہ مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک نہ ختم ہونے والے "ابتلا" کے لئے پیدا کیا تھا' اور قریباً ایک صدی سے یہ "ابتلائی شان" ان کا اور ان کے متبعین کا طغرۂ امتیاز ہے۔ مرزا صاحب نے جوبات بھی بطور تحدی کے جزم و وثوق کے ساتھ شائع کی اس کا نتیجہ بطور ابتلاء برعکس ہی نکلا' جس کام کے کرنے یا ہونے کا انہوں نے ارادہ فرمایا قضاء و قدر نے اس کی ضد کے سامان پیدا کر دیئے' اور جس چیز کو مرزا صاحب نے چاہا اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف فیصلہ فرمایا۔

مرزا صاحب کا دور تجدید:

مرزا صاحب نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ (حصہ اول) ۱۸۸۰ء میں شائع کی اور اس میں اپنے مامور من اللہ اور مجدد وقت ہونے کا اعلان فرمایا اور ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ گویا یہ وقفہ مرزا صاحب کا تجدیدی دور کہلاتا ہے اور اس کے بعد ۱۹۰۱ء تک "مسیحی دور" کہنا چاہئے اور ۱۹۰۱ء سے ان کا دور نبوت شروع ہوا' جو ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو ختم ہوا۔

براہین احمدیہ:

۱:...... تجدیدی دور میں مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حقانیت قرآن کریم پر تین سو دلائل پیش کرنے کا اعلان فرمایا۔ لیکن تقدیر کا فیصلہ اس کے برعکس تھا۔ چنانچہ پہلی دلیل ابھی نامکمل تھی کہ براہین احمدیہ کی اشاعت خدا نے ملتوی کر دی۔

۲:...... براہین احمدیہ کی پچاس جلدیں لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا' مگر تقدیر آڑے آئی اور چار حصوں کے بعد ۲۳ برس تک پانچواں حصہ بھی ملتوی رہا' اور پھر پانچ کے ہندسے پر ایک نقطہ لگا کر پچاس کا عدد پورا کرنا پڑا' اور یہ حصہ بھی بعد از وفات منصۂ شہود پر آیا۔

مصلح موعود:

مشیت الٰہی کا فیصلہ کس طرح مرزا صاحب کی خواہش کے خلاف ہوتا رہا؟ اس کی ایک مثال مصلح موعود کی پیشگوئی ہے' جس میں ارادۂ خداوندی نے بار بار مرزا صاحب کے ارادوں کو شکست دی' مثلاً:

۱:...... ۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک لڑکے کے تولد کی خوشخبری سنائی' جس کی طویل و عریض صفات بیان فرمائیں' بعد میں یہ "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے نام سے مشہور ہوئی' بہت سے لوگوں نے "پسر موعود" ہونے کا دعویٰ کیا مگر نہ یہ صفات آج تک کسی میں پائی گئیں' نہ باتفاق اسے موعود تسلیم کیا گیا' مرزا صاحب خود ہی اس بارے میں کوئی واضح فیصلہ اپنی زندگی میں کر سکے' بلکہ ساری عمر شک و تذبذب میں رہے۔

۲:...... ۲۲/ مارچ ۱۸۸۶ء کو اس کے لئے نو سال کی مدت تجویز فرمائی مگر نو سال کے اندر ایسا کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔

۳:...... ۸/ اپریل ۱۸۸۶ء کو فرمایا کہ: "ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔" مگر مدت حمل میں بھی لڑکا نہ ہوا۔

۴:...... ۷/ اگست ۱۸۸۷ء کو ایک لڑکے کی ولادت ہوئی تو فوراً خوشخبری کا اشتہار دیا اور اس میں لکھا:

"اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے اشتہار ۸/ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجود میں نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا' آج وہ...... مولود مسعود پیدا ہو گیا۔"

تقدیر یہاں بھی تدبیر پر غالب آئی اور ۳/نومبر ۱۸۸۸ء کو "وہ لڑکا" داغ مفارقت دے گیا۔

۵:...... ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کو میاں محمود احمد کی ولادت ہوئی تو مرزا صاحب نے پھر اشتہار دیا کہ:

"آج اس عاجز کے گھر ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے' جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے' اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی گئی ہے' مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔"

۶:...... اس کے بعد ۱۹ برس تک مرزا صاحب زندہ رہے' کامل انکشاف کے بعد پھر کوئی اطلاع نہ دی کہ مرزا میاں محمود ہی مصلح موعود ہے' تاآنکہ ۲۸/فروری ۱۹۴۴ء کو مرزا صاحب کی وفات کے ۳۶ سال بعد مرزا محمود صاحب نے بالہام الٰہی مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا' مگر خود اپنے والد کے "صحابہ" سے وہ اپنا یہ دعویٰ تسلیم نہ کرا سکے' بلکہ لاہوری جماعت نے ان پر ایسے سنگین اور گھناؤنے الزامات لگائے (اور اب تک لگائے جا رہے ہیں) جن کی موجودگی میں مصلح موعود تو کجا انہیں عام انسانوں کا درجہ دینا بھی وہ تسلیم نہیں کرتے۔

۷:...... جنوری ۱۸۹۷ء میں مرزا صاحب نے تحریر فرمایا کہ یہ مصلح موعود آسمانی منکوحہ سے پیدا ہوگا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ روحانی خزائن ج ص) مگر تقدیر یہاں بھی مانع ہوئی' چنانچہ آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح ہی میں نہ آنے دی' اس سے اولاد کیسے ہوتی؟

۸:...... ۱۴/جون ۱۸۹۷ء کو صاحبزادہ مبارک احمد کی ولادت ہوئی تو مرزا صاحب نے تریاق القلوب میں اس کو "مصلح موعود" والی پیشگوئی کا مصداق قرار دے کر گویا مرزا محمود کے "مصلح موعود" ہونے کی نفی کر دی' لیکن تقدیر یہاں بھی مسکرائی اور ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہ صاحبزادہ مبارک احمد بھی مرزا صاحب کی کشت تمنا کو خزاں نصیب کر کے ملک بقا کو سدھارے۔

۹:...... اکیس برس تک تقدیر مرزا صاحب کو مصلح موعود کی پیشگوئی کے دریائے ناپید کنار میں ہچکولے دیتی رہی' لیکن مرزا صاحب پھر بھی مایوس نہ ہوئے' نہ معاملہ خداوندی سے عبرت پذیر ہوئے' بلکہ مبارک احمد کی وفات پر ایک "نئے یحییٰ" کی خوشخبری کا اعلان کر دیا' مگر افسوس ہے کہ یحییٰ صاحب کی تشریف آوری سے پہلے ہی مرزا صاحب کا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا اور مصلح موعود کی پیشگوئی دھری کی دھری رہ گئی۔

خواتین مبارکہ:

۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مرزا صاحب نے تحدی آمیز خدائی اعلان کیا تھا کہ:

"خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے بعض کو تو اس کے بعد پائے گا' تیری نسل بہت ہوگی۔"

اس اعلان کے بعد مرزا صاحب کو کوئی نئی "خاتون مبارکہ" تو نصیب نہ ہوئی' البتہ ایک "خاتون مبارکہ" کو طلاق ضرور ہوئی' شاید "خدائی بشارت" کی تعبیر یہی ہوگی کہ بعض صاحب اولاد خواتین مبارکہ تیرے حبالہ عقد سے آزاد ہو جائیں گی اور تیرا گھر اجڑ جائے گا' بیٹے عاق ہو جائیں گے' بہو کو طلاق ہو جائے گی اور ایک نئی سنت مسیحی قائم ہو جائے گی۔

کنواری اور بیوہ:

۱۸۹۹ء میں مرزا صاحب نے خدائی اعلان جاری کیا کہ تقریباً اٹھارہ سال قبل بکر و ثیب کا الہام ہوا تھا:

"یعنی خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا' ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ بکر کے متعلق الہام پورا ہو گیا اور بیوہ کے الہام کا انتظار ہے۔" (تریاق القلوب ۳۴)

مرزا صاحب کو تادم واپسیں بیوہ کا انتظار رہا' نہ جانے خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کی کونسی غلطی دیکھ کر الہامی ارادہ قبول فرمالیا۔

نیک سیرۃ اہلیہ:

۸/جون ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب نے مولوی نور دین کو لکھا کہ:

"شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین' کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا سو اس کا نام بشیر ہوگا' میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اسی بات پر ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک عدد نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرۃ اہلیہ تمہیں عطا ہوگی' وہ صاحب اولاد ہوگی۔" (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ ص ۲)

افسوس ہے کہ "الہامات" کے باوجود نہ کوئی پارسا طبع اور نیک سیرۃ اہلیہ انہیں عطا ہوئی' نہ الہامی فرزند متولد ہوا۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

قادیانیت کا طریقہ واردات

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

یہ بات تو اب اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ قادیانیت کوئی مذہب یا دینی سلسلہ بالکل نہیں بلکہ سو فیصد صیہونی لابیوں کی ایک تخریب کار ایجنٹ ٹولہ ہے، جس کا واحد ہدف محض ملت اسلامیہ ہے کہ کسی طرح یہ ملت اپنے تشخص اور ثقافت سے بے بہرہ ہو کر دشمن کا تر نوالہ بن جائے۔ چنانچہ قادیانیت کی یہی کارروائی شروع سے لے کر آج تک جاری و ساری ہے، یہ مذہبی مسائل محض اپنے تحفظ اور اہل اسلام کو دھوکہ دینے کے لئے اختیار کئے گئے

اب روشنی کا دور ہے ہر حقیقت بالکل نمایاں ہو کر آنکھوں کے سامنے آچکی ہے، دین حق کی حقانیت بھی اظہر من الشمس ہو چکی ہے اور تمام مخالفین کی اصل حقیقت بھی بالکل سو فیصد واضح اور الم نشرح ہو چکی ہے۔ قادیانیت اور اس کا مزاج اور فطرت بالکل اس کے موجد اور بانی کے ہم مزاج ہے، یعنی تضاد و تناقض، دجل و فریب، کذب و افترا اور جہالت اور حماقت جیسے استعماری قوتوں کا مزاج ہے "ڈیوائڈ اینڈ رول" کہ مسلمانوں کو باہمی لڑا کر اپنے قدم مضبوط کرو، یہی حال قادیانیت کا ہے گاؤں یا خطہ میں ایک دوسرے کو دست و گریباں کر کے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ بریلویوں کو دیوبندیوں اور اہل حدیثوں کے خلاف بھڑکائیں گے اور قسما قسم کے وسوسے اور افواہیں پھیلا کر انتشار کی کوشش کریں گے، کہیں سنیوں اور شیعوں کو باہمی دست و گریباں کرنے کی کوشش کریں گے۔ غرضیکہ اپنے سربراہوں کا فارمولا "ڈیوائیڈ اینڈ رول" پر پورا پورا عمل کریں گے۔ جھوٹ بولنے میں ذرا نہ شرمائیں گے، سو فیصد غلط افواہیں پھیلائیں گے۔

(۱)...... یہ تحریک سراسر باطل پرست ہے، قرآن مجید ہو یا حدیث پیغمبر ہو یا دیگر کوئی کتاب ہو ان کو ان کے ساتھ رتی بھر عقیدت اور محبت نہیں، بے دھڑک غلط حوالہ جات دینے پر ذرا بھر بھی جھجک محسوس نہیں کرتے، پس اپنا الو سیدھا کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ قرآن مجید کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو ہوتی رہے، حدیث پیغمبر میں تحریف ہو رہی ہے تو ہوتی رہے، کتب دینیہ میں گڑبڑ ہوتی ہے تو ہوتی رہے، ان کو اس چیز سے رتی بھر تعلق نہیں، اپنی گفتگو میں توہین رسالت کا ارتکاب بھی کر گزریں گے۔ (العیاذ باللہ)

(۲)...... یہ اپنے عقائد باطلہ کی تائید میں ہر قسم کی تائید امداد فراہم کرنے کی کوشش کریں گے، غیر معروف اور نایاب کتب کے ناقص حتیٰ کہ من گھڑت حوالہ جات دینے میں بھی ہرگز نہ شرمائیں گے، انہیں بالکل شرم نہیں آتی کہ اگر بالفرض کوئی کتاب پیش ہی کر دے تو ہمیں خفت اٹھانی پڑے گی، ان کو تو بے دھڑک حوالہ دینا ہے غلط ہو یا صحیح۔ اس لئے اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کا کوئی حوالہ ہرگز تسلیم نہ کریں کیونکہ اکثر و بیشتر یہ بے بنیاد ہوتے ہیں، ان کے مربی سے لے کر تمام افراد تک محض سب جھوٹا پروپیگنڈہ کر کے لوگوں کو شکار کرتے ہیں، مرزا قادیانی بھی کذب و افتراق میں بڑا مشتاق تھا، محض اپنی آبائی طرز کو اپناتے ہوئے اتنا جھوٹ بولا کہ الامان والحفیظ۔ چنانچہ مرزا کی کتاب انجام آتھم صفحہ ۱۳۲ کتاب البریہ صفحہ ۲۲۱ نہایت قابل شرم عبارات سے بھرپور ہیں بلکہ مرزا کی تمام کتابیں ہی اسی طرح کذب و افترا کا پلندہ ہیں جن میں نہایت ڈھٹائی سے جھوٹ بولے گئے ہیں، غرضیکہ ان کے سرپرست کا یہ فارمولا کہ جھوٹ اتنا بولو کہ اس پر سچ کا گمان ہونے لگے ان پر سو فیصد صادق آتا ہے۔

(۳)...... ان لوگوں کا طریقہ واردات یہ ہوتا ہے کہ بھولے بھالے مسلمانوں میں جا کر دین کے مسلمہ اور طے شدہ مسائل میں وسوسے ڈالیں گے۔ کہتے ہیں کہ اگر عیسیٰ آجائیں تو ختم نبوت کا عقیدہ باقی نہ رہے گا، حالانکہ ختم نبوت کا عقیدہ طے شدہ ہے، اس میں عوام خواہ مخواہ وسوسوں کا شکار ہو کر اپنا ایمان خراب کر لیتے ہیں، حالانکہ ایسے مسائل پر بحث کرنا ہی غلط ہے۔ قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتیں

ہیں' دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں' سود حرام ہے' زکوۃ فرض ہے' شراب حرام ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح مسئلہ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ بھی طے شدہ مسائل ہیں۔ اب اگر کوئی شیطان وسوسہ ڈالے کہ فلاں تاریخ میں لکھا ہے یا فلاں کتاب میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ آخری دو سورتوں کو قرآن کا حصہ نہیں مانتے تھے تو غلط ہوگا۔ یا کہے کہ دیکھو بھائی نمازیں پانچ ہیں کہ تین ہیں' یہ بھی شیطانی بحث ہوگی' سود کی حرمت کے متعلق کوئی بحث کرے کہ دیکھو جی اس وقت بینک کہاں تھے' قرآن مجید نے صرف گھریلو سود کی حرمت کو بیان کیا ہے یا کہے کہ یہ زکوۃ ٹیکس ہے جو کہ حسب ضرورت اس کی شرح میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے یہ سب شیطانی وساوس ہوں گے کیونکہ یہ سارے مسائل طے شدہ ہیں۔ ان میں بحث کرنا حرام ہے۔ اسی طرح مسئلہ ختم نبوت اور حیات مسیح علیہ السلام بھی مسلمہ اور طے شدہ ہیں۔ یہ لوگ ان اجماعی عقائد میں بحث کر کے لوگوں کے ایمان خراب کرتے ہیں' ان مسائل میں دوسرے اتفاقی مسائل کی طرح قطعاً بحث حرام ہے۔

(۴)...... قادیانی کہتے ہیں کہ بات کرلو کہ دیکھو جی دین میں استخارہ کا مسئلہ تو ہے نا آپ استخارہ کرلیں کہ مرزا صاحب سچا ہے یا جھوٹا اگر آپ کو خواب میں کوئی اچھی حالت میں نظر آگئی تو مان لینا ورنہ نہ ماننا۔ یہ سب شیطانی چکر ہے کیونکہ استخارہ کا مسئلہ تو مسلم ہے مگر استخارہ عقائد و فرائض اور اجماعی مسائل میں نہیں ہوتا بلکہ مباح امور میں ہوتا ہے' مثلاً کوئی کہے کہ استخارہ کرلو خدا ایک ہے یا دو' قرآن مجید... حق ہے یا نہیں' نمازیں پانچ ہیں یا تین' سود حرام ہے یا حلال تو یہ استخارہ بالکل حرام ہوگا' یا کوئی کہے کہ روزہ رکھوں یا نہ رکھو' ماں باپ کی خدمت کروں یا نہ کروں' یہ استخارہ بھی اسی طرح حرام ہوگا۔ اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں' عیسیٰ علیہ السلام واقعی آسمان پر زندہ موجود ہیں' امام مہدی برحق ہیں' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا واجب القتل ہے' مرزا غلام احمد قادیانی کذاب و دجال ملعون و مردود ہے' ان امور میں استخارہ وغیرہ قطعاً حرام ہوگا۔

(۵)...... قادیانی کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ پہلے تھا (حیات مسیح) بعد میں مرزا صاحب نے بذریعہ وحی (شیطانی) بدل دیا جیسا کہ پہلے

قادیانی کہتے ہیں: "تم ہمارے مہدی کو مان لو جب تمہارا مہدی آئے گا تو ہم اس کو بھی مان لیں گے"

قبلہ بیت المقدس تھا' پھر خانہ کعبہ ہوگیا' اسی طرح مرزا صاحب نے وحی سے پہلے نہ دعوائے نبوت کیا' نہ حیات مسیح علیہ السلام کا انکار کیا' اس کے بعد اللہ نے وحی کی کہ عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہوگئے' ان کی جگہ تو عیسیٰ ہے تو مرزا صاحب عیسیٰ بن گئے اور حدیث میں ہے کہ عیسیٰ نبی بھی ہوں گے' تو مرزا نبی اور رسول بھی ہیں (نعوذ باللہ)۔ یہ تمام ہفوات محض بکواس' فراڈ اور نوسر بازی ہے۔ دعوائے نبوت یا مسیحیت طے شدہ مسلمہ عقائد سے ہے اور عقائد' اخبار اور قصص میں تبدیلی نہیں ہوتی تبدیلی تو صرف اعمال میں ہوتی ہے' وہ بھی نبی کی حد تک جیسے' کسی نبی کی شریعت میں دو نمازیں تھیں' کسی میں تین' کسی میں پانچ کسی شریعت میں روزوں کی تعداد میں کمی بیشی تھی اور اس شریعت محمدیہ میں تمیں ہوگئی۔ پہلے قبلہ بیت المقدس تھا' اب خانہ کعبہ مقرر ہوگیا۔ اب خاتم الانبیاً علیہ السلام کے بعد نہ نمازوں میں کمی بیشی ہوسکتی ہے' نہ روزوں میں اور نہ ہی قبلہ میں۔

(۶)...... قادیانی کبھی کہتے ہیں کہ ہمارا تمہارا کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے۔ تم کہتے ہو کہ امام مہدی آئے گا' ہم کہتے ہیں کہ آگیا' اب مسئلہ یوں ہے کہ تم ہمارے مہدی کو مان لو' جب تمہارا آئے گا تو ہم اس کو بھی مان لیں گے' یہ سب بکواسات ہیں۔ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب اس کی تمام علامات آئی ہیں ہم ان نشانات کو دیکھے بغیر تمہارے مہدی کو کیسے مانیں؟ دوسرا مسلمانوں کا حقیقی اور اصلی امام مہدی ہے' جس کے متعلق آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام علامات واضح کردی ہیں' وہ مسلمانوں کی بہترین قیادت فرمائیں گے' وہ جب بھی آئیں گے ہم انہیں تسلیم کریں گے اور کس ایرے غیرے کو ہرگز تسلیم نہ کریں گے۔

(۷)...... ہمارے علمأ کرام کے بیانات سن کر یہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ دیکھو جی مولوی تو بس بدزبانی ہی کرتے ہیں' بدزبانی کوئی اچھا کام نہیں ہے' یہ ٹھیک ہے کہ بدزبانی کوئی اچھا کام نہیں' مگر اس کی ابتدأ آپ ہی کے مرزا جی نے کی ہے۔ اس نے انبیأ کرام علیہم السلام کی توہین کی' صحابہ کرامؓ کی توہین کی' علمأ امت کی توہین کی' شعائر دین کی توہین کی عام مسلمانوں کی بھی توہین کی۔ مرزا جی نے لکھا ہے کہ:

"خدا نے میرے منکروں کو یہود اور

مشرک کہا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴)

مرزاجی نے خود کہا کہ:

"مجھے کیا مصیبت پڑی ہے کہ میں دعوائے نبوت کرکے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جاملوں" مرزا جی نے کہا کہ: "میرے مخالف جنگل کے سؤر اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بدتر ہیں۔" مرزاجی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق تو بہت ہی کچھ بکا ہے' علماً کرام کو بدذات فرقہ مولویاں کہا ہے' عوام الناس کو کہا کہ: "جو مجھے نہ مانے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں۔" مرزاجی نے مدعی نبوت کو کافر اور مسیلمہ کذاب کا بھائی کہا ہے تو اگر ہم مرزاجی کو کافر' کذاب' دجال کہیں تو ہم نہیں بلکہ وہ خود کہتا ہے' لہذا گالیاں ہم نہیں دیتے بلکہ اس نے خود گالیاں دی ہیں' مسلمانوں کو سوچنا چاہئے کہ گالیاں کون دیتا ہے۔ مسلمان یا قادیانی؟

(۸)..... اگر قادیانیوں سے گفتگو کا موقع مل جائے تو ان کی مذموم عادت یہ ہے کہ وہ اہل اسلام کو یہ الزام دیتے ہیں کہ یہ لوگ مرزاجی کی باتیں کاٹ کر پیش کرتے ہیں' اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک سطری مسئلہ کے لئے دو صفحے پہلے کے پڑھو دو بعد میں پڑھواتے میں لوگوں کی توجہ اصل مسئلہ سے ہٹ جائے گی اور بات موضوع سے خارج ہو جائے گی بحث بے معنی اور لاحاصل ہو جائے گی' لہذا قادیانی اسی وطیرہ کو اختیار کرتے ہیں۔

(۹)..... قادیانی اکثر و بیشتر حیات مسیح کی بحث شروع کرتے ہیں کیونکہ یہ ایک علمی بحث ہوتی ہے' عوام بھی یہی تاثر لیتے ہیں کہ دونوں طرف سے آیات ہی پڑھی جارہی ہیں خدا جانے کون سچا ہے؟ اور علماً بھی مجبور ہوتے ہیں کیونکہ یہ بحث نہ کرنے کی صورت میں قادیانی یہ تاثر دیتے ہیں کہ مولویوں کو یہ مسئلہ نہیں آتا یا ان کا مؤقف سچا نہیں۔ مگر جب تمام پہلو ازبر ہوں تو آسانی اور جلدی ہی سمیٹا جاسکتا ہے' اگرچہ قادیانی بات کو الجھا کر عوام الناس کو شبہات میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں' حالانکہ اصل مسئلہ بالکل مختصر ہے۔

(۱۰)..... اس مسئلہ کا اصل حل یہ ہے کہ مرزا صاحب کے کردار کو بیان کیا جائے' اگر مرزا سچا ثابت ہو گیا تو اس کے تمام دعوے درست ہوں گے ورنہ جلدی جان چھوٹ جائے گی' مرزاجی نے بھی کہا ہے کہ اگر کوئی ایک بات میں بھی جھوٹا ثابت ہو جائے تو اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں رہتا' اسی اصول پر ان کو سیرت مرزا پر لانا چاہئے مگر مرزائی بھی اس بحث پر نہ آویں گے اور سمجھدار عوام الناس بات کو سمجھ جائیں گے کہ یہ جھوٹے ہیں' اسی لئے مرزا صاحب پر بات نہیں کرتے' مگر اکثر عوام سادہ لوح ہوتے ہیں' وہ اصل بات نہیں سمجھتے۔

(۱۱)..... قادیانیوں سے بحث کے سلسلے میں سب سے پہلے اصل مسئلہ اور موضوع کو کلیئر کرکے پھر اس پر بحث کی جائے' قادیانی ہمیشہ بے اصولی کرتے ہیں کہ پہلے ہی سوال جواب کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں جس سے بات نتیجہ خیز نہیں ہوتی لہذا پہلے موضوع متعین کرکے پھر بات کرنی چاہئے کہ تمہارا دعویٰ صداقت قادیانی ہے اس پر دلائل پیش کرو پھر حیات مسیح علیہ السلام کی بحث خود بخود حل ہو جائے گی۔ ورنہ بات الجھ کر رہ جائے گی۔

(۱۲)..... قادیانی مسئلہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام شروع کریں تو ان سے کہو کہ پہلے مسیح کی وفات بعینہ ماضی پیش کرو' یعنی "قد توفی یا قد مات" کے صریح الفاظ پیش کرو' تو پھر تسلیم ہوگا ورنہ نہیں۔ دوسرے نمبر پر یہ ثابت کرو کہ مرزا کو مسیح کے ساتھ کیا تعلق ہے' یعنی مسئلہ حیات و وفات مسیح علیہ السلام شروع کرنے کے لئے قادیانیوں کو دو سرٹیفکیٹ پیش کرنے پڑیں گے' ایک وفات مسیح علیہ السلام کا بعینہ ماضی اور دوسرا مرزا کا مسیح سے تعلق' مگر قادیانی اس بارے میں "فلما توفیتنی" والی آیت پیش نہیں کر سکتے' کیونکہ یہ سوال و جواب قیامت کو ہوگا اور اس وقت واقعتاً مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہوں گے' ویسے اس آیت سے استدلال کا جواب بھی نہایت آسان ہے۔

(۱۳)..... قادیانی ہمیشہ حیات و وفات کے مسئلہ میں لفظ "توفی' قد خلت اور رفع" کے لغوی معانی کے حوالے سے بات کریں گے مگر ان کی یہ بحث بالکل بے کار ہے۔ مرزاجی نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام اجماعی ہے ازالہ اوہام صفحہ ۵۵۷ براہین چہارم صفحہ ۴۹۸ وغیرہ پر واضح طور پر مذموم ہے۔ خود ہمارے آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا کہ:

"والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم" ...... الخ

(بخاری شریف ج ا' ص ۴۹۰٬۳۳۲٬۲۹۶)

آگے فرمایا:

"والذی نفسی بیدہ لینزلن فیکم ابن مریم" ...... الخ

(مسلم ص ۸۷' ۲۰۸)

پھر فرمایا:

"والذی نفسی بیدہ لیقتلہ بباب لد" (مسند حمیدی حدیث: ۸۲۸)

باقی ان احادیث میں کبھی تجوز اور استعارہ نہ چل سکے گا۔ کیونکہ مرزا صاحب نے خود قبلہ رو کہا ہے کہ:

"جس بات پر قسم کھائی جائے' اس میں کسی قسم کا استعارہ یا استثنا نہیں ہوتا۔"

(حمامۃ البشریٰ ص ۱۴)

حتیٰ کہ مرزا صاحب پہلے خود بھی حیات مسیح کے قائل تھے اور توفی کا معنی پوری نعمت دینا کرتے تھے (براہین' تذکرہ وغیرہ وغیرہ) اس کے بعد مرزا نے اس کا معنی موت کیا حالانکہ لغت میں تبدیلی ایک حماقت ہے۔

(حقیقت النبوۃ ص ۲۸۸' تصدیق براہین ص ۸)

حتیٰ کہ مرزا صاحب نے لفظ توفی کا معنی جبکہ فاعل اللہ ہو اور مفعول ذی روح ہو تو موت کے سوا بصورت ایجاب کلی کے اور معنی ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپے کا انعام بھی پیش کیا' جسے (ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۹) مگر اس کے بعد جب اس کو احساس ہوا کہ اس کا اور متن تو قرآن مجید میں بھی موجود ہے اور ایک صحیح حدیث میں بھی ہے تو اس نے انعام کی رقم کو گھٹا کر دو صد روپیہ کر دیا دیکھئے براہین پنجم ص ۳۰۷۔

(۱۴)...... قادیانی ٹولہ چونکہ کوئی مذہبی ٹولا نہیں بلکہ مشنری طرز کی تخریبی تحریک ہے' لہٰذا وہ اپنے ہر چھوٹے بڑے کو باطل پروگرام کے لئے تیار کر کے رکھتے ہیں' ان کا ہر فرد کسی نہ کسی تنظیم اور جماعت میں منسلک ہے' سات سالہ بچے سے لے کر تمام افراد' بوڑھی خواتین تک اپنی اپنی فیلڈ میں مبلغ ہوتے ہیں۔ اطفال احمدیہ' خدام احمدیہ' تحریک جدید' لجنہ اماء اللہ وغیرہ بے شمار تنظیموں میں منقسم ہیں' عیسائی مشنریوں کی طرح ان کے نوجوان' لڑکے' لڑکیاں اس کام میں لگے ہوتے ہیں۔ ہر وقت اور ہر جگہ اپنی تنظیم کو قائم رکھتے ہیں۔ فنڈز مہیا کرنا اور قادیانیت کی تبلیغ میں کسی بھی حربہ سے نہیں چوکتے' چنانچہ بس کو امام مہدی کے بے بنیاد حوالہ جات سے' بعض کو بیرونی ویزوں کے حوالہ سے' بعض کو لڑکیوں کے رشتہ کے حوالہ سے بعض کو ملازمت یا مالی تعاون کے حوالہ سے گمراہ کر کے اپنی دجالیت کے جال میں پھانسنے کی کوشش کرتے ہیں' مگر علمی میدان میں اب وہ سامنے نہیں آویں گے' کبھی کہتے ہیں قانون مانع ہے کبھی کوئی اور بہانہ تلاش کریں گے' جبکہ اندر کھاتہ ہر حربے کے حوالہ سے مسلم افراد کو پھانسنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور جو بدنصیب قادیانی ہو جائے' اسے اظہار نہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں کہ پھر مسلمان اس کے خلاف شور شرابا شروع کر دیتے ہیں' اسی طرح وہ اندر کھاتے ان کی کارروائی میں مصروف ہو جاتا ہے اور مسلمانوں سے محفوظ بھی رہتا ہے۔

(۱۵)...... کذب و دجل کے چٹکلے

قادیانی جب کسی علمی پوائنٹ میں جھوٹے ہو جاتے ہیں تو سرکنے کی کوشش کرتے ہیں' مثلاً کتاب نہ ہونے کی صورت میں فی الحال حوالے کا مطالبہ کرتے ہیں اور کتاب موجود ہونے کی صورت میں کہہ دیتے ہیں کہ اچھا ہم بھی تحقیق کریں گے' اس طرح وہ فی الحال جان چھڑا لیتے ہیں اور پھر قانون کے حوالے سے سامنے نہیں آتے' لہٰذا اہل اسلام قادیانیوں کے کسی بھی حوالہ پر ہرگز اعتماد نہ کریں' کیونکہ وہ محض جھوٹ فریب ہوتا ہے' من گھڑت ہوتا ہے۔

(۱۶)...... قادیانیوں کے ملازمین یا کاروباری لوگ اور مزدور طبقہ تک ہر ایک فرد اپنی جھوٹی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں' آفیسر لوگ اپنے ماتحت ملازمین کو ہر قسم کا لالچ دے کر یا علمی مغالطہ میں پھانس کر یا محض وسوسہ ڈال کر اپنے گرویدہ کرنے کی کوشش کریں گے' ملازمت میں ترقی یا ویزے کا لالچ دے کر پھانسنے کی کوششیں کریں گے۔

(۱۷)...... ان کا سب سے بڑا حربہ یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکوں کو گھر بلا کر اپنے مرزا طاہر (نجس) کا خطاب سنائیں گے' وہ شروع شروع میں کچھ معقول اور سنجیدہ باتیں کر کے پھر اپنی تبلیغ شروع کر دیتا ہے' اس طرح حاضرین پوچھتے ہیں کہ کبھی آپ نے اپنے علماً کرام کا بھی ایسا بیان سنا ہے؟ وہ کہے گا کہ نہیں' اس طرح وہ علماً کرام سے بدظن کر کے مرزا نجس کا گرویدہ کرنے کی کوشش کریں گے کہ دیکھو یہ ہوتا ہے علم' مولویوں کو تو بس ایک دوسرے کو غلط کار اور کافر کہنے سے فرصت نہیں' انہیں ایسی علمی باتوں سے کیا واسطہ؟ اس طرح وہ اسے دوسری بار آنے کی دعوت بھی دے دیں گے اور اپنی لڑکیوں سے اس کو چائے وغیرہ بھی پلوائیں گے۔ اگر کوئی ملازمت کا غرض مسئلہ ہو تو اسے ملازمت مہیا کر دیں گے' معاشی خرابی کی ضرورت کے پیش نظر بیرونی ویزا دینے کا لالچ دلائیں گے' غرضیکہ ہر امکانی حربہ اختیار کریں گے۔ نوکری' چھوکری وغیرہ کا چکر چلا کر مسلمان نوجوانوں کو پھانس لیتے ہیں۔

(۱۸)...... بیرونی ممالک جرمن'

برطانیہ' امریکہ اور کینیڈا وغیرہ میں جاکر انسانی حقوق کا واویلا مچاکر پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کریں گے کہ پاکستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں' اب انہوں نے اپنے سرپرست عیسائیوں کو بھی ساتھ ملاکر پروپیگنڈہ تیز کرلیا ہے' اس طرح وہ جھوٹے پروپیگنڈہ کے ذریعے غیر ملکی ویزہ اور شہرت حاصل کرنے میں کامیاب ہوکر پاکستان کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ ادھر ہمارے حکمران پہلے ہی سیکولر قسم کے ہوتے ہیں' باہر کے لوگ ان کی وکالت کرتے ہیں اور ہمارے حکمران معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرکے قانون میں ترمیم کا وعدہ کرکے جان چھڑالیتے ہیں' ان کو اپنے مذہبی ضوابط کا علم نہیں ہوتا حتیٰ کہ قانونی ضوابط سے بھی آزاد ہوکر یہ لوگ محض معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرکے اپنا وقار متاثر کرلیتے ہیں۔

(۱۹)...... قادیانی چونکہ مذہب و ملت دونوں کے غدار ہیں لہٰذا یہ افراد ملک و ملت دونوں کے خلاف خوب تخریب کاری کرتے ہیں' چنانچہ پاکستان کے ہر اہم موڑ پر ان کی تخریب کاری سامنے آتی رہتی ہے۔

(۲۰)...... اس تخریبی تحریک سے تحفظ کے لئے ہمیں ہر ذرائع اختیار کرنا چاہئے' مثلاً ہم اس بات پر پکے ہوجائیں کہ ہمارا دین ایک مکمل اور مسلم دین ہے' جو چودہ سو سال سے اس کے تمام اصولی مسائل طے شدہ ہیں۔ ہمارے ہاں مسئلہ ختم نبوت' مسئلہ حیات مسیح اور مسئلہ امام مہدی کے تمام کوائف طے شدہ ہیں۔ ان میں کوئی بحث و تحقیق اب نہیں چل سکتی لہٰذا کسی قادیانی کے ساتھ ان مسائل میں کوئی گفتگو ہرگز نہ کریں' صرف کردار مرزا پر گفتگو کا دارومدار رکھنا چاہئے پھر اپنے علماء کرام پر اعتماد کرتے ہوئے ان کے تمام شیطانی وساوس کو رد کرنا چاہئے' صرف اتنا کہہ دینے سے کہ دیکھو ان کا اخلاق کتنا بلند ہے' آپ جواب دیں کہ اخلاق سے بڑھ کر ایمان ہے' جب تم میں ایمانداری نہیں' اخلاق تو عیسائیوں کا بھی بہت زیادہ ہوتا ہے' بلکہ وہ تو محبت ہی کا پیغام دیتے ہیں جبکہ وہ کافر ہیں۔ اس لئے ہم ان کی طرح تمہارے ساتھ بھی کسی مسئلہ میں اتفاق نہیں کرسکتے' ہم تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہیں' ہمیں اور کسی مرزا گامے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اگر تم نے مذہبی بحث کرنی ہے تو ہمارے علماء کے پاس چلو۔

(۲۱)...... جب کوئی بدقسمت انسان ان کے چکر میں آجاتا ہے تو اسے تلقین کرتے ہیں کہ اپنا راز فاش نہ کرنا' ورنہ یہ مولوی تیرے خلاف کوئی فتنہ کھڑا کردیں گے' جس سے تیرے پھیلنے کا خطرہ یا پریشان ہونے کا اندیشہ ہے' دیکھئے صحابہ کرام بھی پہلے پہل اپنے ایمان کو چھپاتے تھے' اس پر وہ قادیانی بھی رویہ اختیار کرتے ہیں۔ اسے ان میں دوہرا مفاد ہوتا ہے' ایک تو وہ خود اپنے آپ کو محفوظ کرلیتا ہے اور دوسرے مزید اپنی ارتدادی کارروائیوں میں آرام سے کوشش کرتا رہتا ہے۔

(۲۲)...... پھر قادیانی وسوسے کی بنیاد پر کہ یہ مولوی ویسے ہی غلط سلط حوالوں سے مرزا جی کو بدنام کرتے ہیں لہٰذا ان کی باتیں نہیں ماننی چاہئیں' حالانکہ یہ رویہ (غلط حوالہ جات) ان کا اپنا ہوتا ہے اس پر پردہ ڈال کر مزید مفاد حاصل کرتے ہیں' وہ کبھی صحیح بات ہرگز نہیں مانیں گے' بلکہ ان کی یہ سازش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح بات کو خراب کرکے اپنی جان چھڑائیں لہٰذا اہل اسلام کی خدمت میں دردمندانہ التماس ہے کہ وہ قادیانیوں کے اس حربے سے بھی خوب ہوشیار رہیں' ہمارے کسی بھی عالم کی تحریر یا بحث میں کوئی حوالہ غلط نہیں ہوتا' بندہ (مولانا عبداللطیف مسعود) میدان میں حاضر ہے کوئی شخص اس کا تجربہ کرکے دیکھ لے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ مقولہ' مرزائی باشند کہ جب نہ شود یعنی قادیانی خاموش نہیں ہوتا' غلط سلط گفتگو کئے جاتا ہے۔ ایک بات فیصلہ کے قریب پہنچ جاتی ہے تو بھی یہ بات ختم کرنے کے موڈ میں نہیں آتے ادھر ادھر سے مختلف وساوس' استفتا پیش کئے جاتے ہیں کیونکہ بات کا فیصلہ ہونا ان کو نظر نہیں آتا ہو تو صرف لوگوں کا ایمان خراب کرنے کے لئے آتے ہیں۔

آجکل یہ اس کوشش میں ہیں کہ پاکستان میں اشتعال پھیلے' خانہ جنگی نزاع ہو تو ہماری فراڈ بازی خوب چلے' یہ لوگ اقلیت کی مظلومی کا رونا روکر یورپ میں جانے کا مفاد حاصل کریں گے اور وطن عزیز کی بدنامی کا باعث بنیں گے۔ لہٰذا ہر فرد مسلم کو نہایت احتیاط سے رہنا چاہئے' اشتعال تک موقعہ نہ دیا جائے' صرف ایک ہی ہتھیار استعمال کیا جائے کہ ان کا مکمل اور حقیقی معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے نہ ان کو سیاسی پناہ دی جائے اور نہ ان کے پاس بیٹھا جائے' نہ ہی شادی میں بلایا جائے' نہ مرنے پر جنازہ میں شریک ہوا جائے بس مکمل معاشرتی بائیکاٹ اختیار کرکے ان کو اچھوت بنا کر رکھا جائے پھر یہ لوگ آپ ہی ختم ہوجائیں گے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

☆☆......☆☆

جہاد اسلام اور مسیحیت کی نظر میں

مولانا مفتی رضاالحق ساؤتھ افریقہ

جہاد کا لغوی و شرعی مفہوم:

عربی لغت میں جہاد کے معنی ہیں مشقت' کوشش کرنا اور اصطلاح شریعت میں اس سے مراد ہے: "اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی طاقت خرچ کرنا۔" مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ مال' عزت' حکومت اور شہرت وغیرہ کوئی غرض درمیان میں نہ ہو' بلکہ صرف رضا الٰہی مقصود ہو' چنانچہ حدیث میں ہے کہ: "ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بعض لوگ غنیمت کے لئے جہاد کرتے ہیں' بعض لوگ شہرت کے لئے' بعض لوگ اظہار شجاعت کے لئے' تو مجاہد فی سبیل اللہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجاہد فی سبیل اللہ وہ ہے جو اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے لڑتا ہے۔" (صحیح بخاری ص ۳۹۴ ج اول)

جہاد کی ضرورت:

جب دشمنان اسلام اسلامی شعائر کی پامالی' مسلمانوں کی ایذا رسانی یا فروغ اسلام میں خلل اندازی کے درپے ہوں تو مسلمانوں کے لئے جہاد کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے' تاکہ اسلام کی حفاظت ہو سکے اور اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنے زیر زمین دفن کر دیئے جائیں' جس کا مقصد فتنہ کی اصلاح اور زمین میں امن و سلامتی کی فضا پیدا کرنا ہے نہ کہ محض قتل و خون ریزی' حتی لاتکون فتنة ویکون الدین لله۔

جہاد ہمیشہ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا:

جہاد کا عمل (بموقعہ ضرورت) انبیا سابقین کے زمانے میں بھی ہمیشہ رہا ہے جس پر تورات کے نوشتوں کے شہادت موجود ہے اور قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"وکاین من نبی قاتل معه ربیون کثیرا"

ترجمہ: "اور بہت نبی ہو چکے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لڑے ہیں۔" (آل عمران: ۱۴۶)

اور حدیث میں ارشاد ہے کہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا اور عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہوں گے تو اسلامی لشکر کی کمان ان کے ہاتھ میں ہوگی' اور وہ آخری جہاد فرمائیں گے۔ (مشکوٰۃ)

عیسائیت اور جہاد:

تاریخ نبوت کے برعکس عیسائی پادریوں کا دعویٰ ہے کہ جہاد ان کے مذہب میں حرام ہے اور یہ کہ ان کا دین تبلیغ و دعوت سے پھیلا ہے تلوار سے نہیں' چنانچہ پادری برکت اللہ صاحب لکھتے ہیں:

"ہر شخص اس امر کو تسلیم کرے گا کہ انجیل جلیل اور کلمۃ اللہ کے خطبات کی بنا پر کوئی شخص لوگوں کو لڑائی کرنے کے لئے ابھار نہیں سکتا' لیکن قرآن شریف میں صاف طور پر رسول عربی کو حکم ملتا ہے کہ مسلمانوں کو لڑائی پر ابھارو اور منافقوں پر سختی کرو اور ان کو یہاں تک قتل کرو کہ فتنہ یعنی غلبہ کفر باقی نہ رہے اور تمام دین اللہ کا ہو جائے۔" (توضیح البیان فی اصول القرآن ص ۲۲)

مسیحی پادری اس دعوے کے اثبات کے لئے انجیل میں درج شدہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعض اقوال پیش کرتے ہیں' جن میں سے ایک یہ ہے:

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت' لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا' بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف کر دے اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے۔" (انجیل متی ۵: ۳۸ تا ۴۱)

اس دعویٰ سے عیسائیوں کے دو مقصد ہیں' ایک اپنے مذہب کی برتری اور فوقیت

ثابت کرتا کہ مسیحیت امن وامان اور صلح و محبت کا دین ہے' دوسرا یہ ظاہر کرتا کہ اسلام کی نشر واشاعت (معاذاللہ) سچائی سے نہیں بلکہ تلوار سے ہوئی۔

اسلام اور جہاد :

جہاں تک عیسائیوں کے اس دعویٰ کا تعلق ہے کہ چونکہ اسلام میں جہاد کی اجازت ہے اس لئے سمجھنا چاہئے کہ اسلام کی نشر واشاعت سچائی سے نہیں بلکہ تلوار سے ہوئی' اس کی لغویت تو اظہر من الشمس ہے' دراصل اس اعتراض کا منشا محض غلط فہمی یا مغالطہ اندازی ہے۔

اولاً : بلاشبہ اسلام میں جہاد ایک اہم فریضہ ہے اور قرآن و حدیث میں اس کے بیشمار فضائل موجود ہیں مگر اس کا مقصد اسلام کو بزور شمشیر پھیلانا نہیں' بلکہ خدا کی زمین کو فتنہ و فساد سے پاک کرنا ہے' ورنہ اگر جہاد کا مقصد لوگوں کو اسلام لانے پر مجبور کرنا ہوتا تو اسلام کے مفتوحہ علاقوں میں ایک بھی غیر مسلم نہ رہتا' اور اسلام کا دامن ذمیوں کے مسائل سے یکسر خالی ہوتا' کون نہیں جانتا کہ اسلام کے سایہ عاطفت میں تمام غیر مسلم اپنے اپنے مذاہب پر نہ صرف قائم رہے بلکہ اسلام کے نظام عدل نے انہیں راحت وسکون اور امن وعافیت کی وہ فضا مہیا کی جس کا وہ خود اپنی مذہبی حکومتوں میں تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

ثانیاً : سب کو معلوم ہے کہ جہاد کا حکم ہجرت نبوی کے دوسرے سال نازل ہوا' سوال یہ ہے کہ چودہ برس تک اسلام کی اشاعت کیونکر ہوئی؟ وہ کونسی تلوار تھی جس نے عرب کے بادیہ نشینوں کے دل فتح کئے؟ دوسرے لفظوں میں سوال یہ ہے کہ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تو یہ تلوار چلانے والے کہاں سے آئے تھے؟ جب اسلام کے مقابلہ میں تلوار چلانے والوں کی تعداد بھی بے شمار تھی اور ان کے پاس اسلحہ اور سازوسامان کی بھی بہتات تھی تو کس معجزہ نے ان کو اسلام کی حلقہ بگوشی پر مجبور کر دیا؟ یہ زور شمشیر کا اعجاز تھا یا اخلاق نبوت کا؟

ثالثاً : تاریخ گواہ ہے کہ جہاد و قتال کے دوران ایک بھی شخص مسلمان نہیں ہوا نہ کسی کو اسلام پر مجبور کیا گیا' بلکہ اس کے برعکس یہ ہوا کہ آج جو لوگ اسلام کے مقابلہ میں رزم آرا ہیں' چند دن بعد خود بخود آکر اسلام کے آستانہ پر ناصیہ فرسا ہوئے' خالد بن ولید' عکرمہ بن ابی جہل' ابوسفیان بن حرب' ابوسفیان بن حارث' عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہم) وغیرہ سینکڑوں حضرات کے واقعات اس پر شاہد ہیں' ظاہر ہے کہ فولاد کی تلوار نے ان کے جسموں کو نہیں بلکہ اخلاق و محبت اور صدق وراستی کی تلوار نے ان کے دلوں کو فتح کیا تھا۔

رابعاً : جہاد کا حکم انبیاً سابقین کی شریعتوں میں رہا ہے' اب اگر یہی منطق ہے تو لازم آئے گا کہ انبیاً سابقین خصوصاً حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا دین بھی۔ معاذاللہ حق نہ ہو' کیونکہ ان کے ہاں جہاد کا حکم موجود ہے جیسا کہ ہم ابھی ذکر کریں گے۔

خامساً : جہاد کی فرضیت کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ مسلمان ہر وقت ہر غیر مسلم کے مقابلے میں تلوار لہراتے پھرا کریں' ہرگز نہیں' بلکہ جب کفر کے طغیان اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھے اور اخلاق و محبت اور پند و نصیحت کا کوئی حربہ کارگر نہ ہو تو آخر الحیل السیف کے مطابق تلوار اٹھانا ضروری ہے' ورنہ اسلام جس اخلاق و محبت' صلح و آشتی اور اخوت و یگانگت کا درس دیتا ہے' عیسائیت ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کا فلسفہ مذاہب اس سے ناآشنا ہے۔ الغرض آخری مرحلہ میں تلوار ایک ناگزیر مگر فطری ضرورت ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "لوگو! دشمن سے مقابلے کی آرزو مت کرو اور اللہ سے امن عافیت مانگو' مگر جب مڈبھیڑ ہو ہی جائے تو صبر واستقامت کے ساتھ ڈٹ جاؤ۔" (بخاری ص۴۱۶ج اول)

عیسائیت اور تلوار :

اب ہم عیسائیوں کے اس دعوے کا جائزہ لیتے ہیں کہ مسیحیت محبت و صلح کا دین ہے سیف وجہاد کا نہیں یہ امر بالکل خلاف واقعہ ہے۔

اولاً : نہ صرف یہ کہ مسیحیت میں بھی جہاد و سیف کا ذکر ہے' بلکہ انجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کا مقصد ہی "تلوار چلانا" قرار دیا گیا' چنانچہ انجیل متی میں ہے:

"یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔" (۱۰: ۳۴' نیز یہ کہ)

"جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے' اسے

کھوئے گا' اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوتا ہے اسے پائے گا۔" (۱۰: ۳۹)

ان دونوں اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام تلوار چلانے آئے تھے' یہ الگ بات ہے کہ آپ نے موقعہ نہ ملنے یا مجاہدین اور سرفروشوں کی معتدبہ تعداد نہ ملنے کی وجہ سے جہاد نہیں کیا۔

ثانیاً: انجیل متی کا وہ فقرہ جس سے پادری صاحبان نفی جہاد پر استدلال کرتے ہیں' یعنی "میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا" اس کا مطلب عفو و درگزر ہے' یعنی کسی سے اپنا ذاتی انتقام نہ لیا جائے بلکہ ظالم کو معاف کر دیا جائے' اور ظاہر ہے کہ یہ جہاد کے منافی نہیں' فتنہ و فساد کو دبانا الگ بات ہے' اور مجرم سے عفو و درگزر کرنا الگ بات ہے۔ چنانچہ اسلام میں جہاد بھی ہے اور عفو و درگزر بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "درگزر اختیار کیجئے اور نیک کام کا حکم دیتے رہئے اور جاہلوں سے کنارہ کشی کیجئے۔"

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی یہی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزاروں اذیتیں دی گئیں مگر اپنی ذات کا انتقام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں لیا' بلکہ ہمیشہ عفو و درگزر سے کام لیا اور امت کو بھی اسی کی تاکید فرمائی اور عفو و درگزر کے بے شمار فضائل بیان کئے۔

ثالثاً: تھوڑی دیر کے لئے فرض کیجئے کہ عیسیٰ علیہ السلام جہاد پر مامور نہ تھے' لیکن کیا اس سے یہ لازم ہے کہ تمام شریعتیں فروع میں متفق ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک (خاص) شریعت اور راہ تجویز کی ہے۔"

چنانچہ عیسائیوں کے بقول بہن کے ساتھ نکاح کرنا ابراہیم علیہ السلام کے دین میں جائز تھا چنانچہ تورات ناطق ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے بہن کے ساتھ نکاح کیا تھا' سفر پیدائش میں ہے:

"ابراہیم نے کہا کہ میرا خیال تھا کہ خدا کا خوف تو اس جگہ ہرگز نہ ہوگا اور وہ مجھے میری بیوی کے سبب سے مار ڈالیں گے اور فی الحقیقت وہ میری بہن بھی ہے' کیونکہ وہ میرے باپ کی بیٹی ہے اگرچہ میری ماں کی بیٹی نہیں پھر وہ میری بیوی ہوئی۔" (۲۰: ۱۱/ ۱۲)

یاد رہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت سارہؓ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حقیقی بہن نہیں بلکہ عم زاد بہن تھیں۔ لیکن حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی شریعتوں میں یہ ناجائز و حرام ہے۔ تورات سفر استثنا (۲۷: ۲۲) میں ہے:

"لعنت اس پر جو اپنی بہن سے مباشرت کرے' خواہ وہ اس کے باپ کی بیٹی ہو خواہ ماں کی اور سب لوگ کہیں آمین"

بلاشبہ اسلام میں جہاد ایک اہم فریضہ ہے اور قرآن و حدیث میں اس کے بے شمار فضائل موجود ہیں

اسی طرح ممکن ہے جہاد کا حکم عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں نہ ہو' جب کہ ان سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں موجود تھا' چنانچہ تورات تو احکام جہاد سے بھری ہوئی ہے' استثناء (۲۰: ۱) میں ہے:

"جب تو اپنے دشمنوں سے جنگ کرنے کو جائے اور گھوڑوں اور رتھوں اور اپنے سے بڑی فوج کو دیکھے تو ان سے ڈر نہ جانا کیونکہ خداوند تیرا خدا جو تجھ کو ملک مصر سے نکال لایا تیرے ساتھ ہے۔"

اور حضرت داؤد اور حضرت یوشع علیہما السلام کے جہاد کا واقعہ تو معروف ہے' جب پچھلی شریعتوں میں جہاد کی اجازت و احکام موجود ہیں' تو اسلام پر کہاں سے اعتراض ہو سکتا ہے' اب یہ دعویٰ کہ مسیحیت محبت و صلح کا دین ہے نہ تلوار و خنجر کا' اس میں ذرہ برابر بھی صداقت نہیں۔

رابعاً: جو شخص تاریخ سے ادنیٰ واقفیت رکھتا ہو' اس پر یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ عیسائیوں نے "مقدس صلیبی جنگوں" میں اپنے مخالفین پر کیا کیا مظالم ڈھائے ہیں۔ ان کے ہاتھ' پاؤں' ناک کاٹے گئے' انہیں جلاوطن کیا گیا' آگ میں جلایا گیا' سوال یہ ہے کہ اگر عیسائیت کا دامن "جہاد" کی مقدس اصطلاح سے خالی ہے' تو عیسائی حضرات کے پاس ان "مقدس صلیبی جنگوں" کی وجہ جواز کیا ہے؟ اگر یہ "مقدس صلیبی جنگیں" عیسائیت سے انحراف کا نتیجہ نہیں تھیں تو تسلیم کرنا چاہئے کہ عیسائیت بھی "مذہبی جنگ" کی قائل ہے' اندریں صورت پادری صاحبان کا یہ دعویٰ باد ہوا ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیت محض صلح و آشتی کی تعلیم دیتی ہے۔

تعلیم القرآن کی اسکولوں میں ضرورت

مورخہ ۸/ جولائی ۱۹۹۹ء بروز جمعرات کے اخبارات "جنگ" میں ایک رپورٹ "اسکولوں میں قرآن کی ناظرہ تعلیم" شائع ہوئی ہے۔ جمعیت تعلیم القرآن گزشتہ سولہ سال سے اسکولوں میں قرآن مجید کی عملی طور پر تعلیم کی کوشش کر رہی ہے۔ سولہ سال قبل مرکزی وزارت تعلیم اسلام آباد سے جمعیت نے رجوع کیا کہ اسکولوں میں تعلیم القرآن پڑھائی جائے اور ہم نے کلاسوں میں بلیک بورڈ کی مدد سے اجتماعی طور پر صحیح مخارج کے ساتھ قاعدہ قرآن مجید پڑھانے کا طریقہ ایجاد کیا ہے جو اسکولوں اور مکاتب میں بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔ چنانچہ اسی چٹھی کے جواب میں جناب یوسف طلال صاحب جو وزارت تعلیم کی طرف سے مذہبی امور کے نگراں تھے' تشریف لائے اور انہوں نے ہمارے طریقہ تعلیم کو اسکولوں میں بھی جاکر دیکھا اور اس سے مطمئن ہوئے پھر وزارت کی طرف سے کہ ہمارے پاس اس قدر فنڈز نہیں ہیں کہ ہم ہر اسکول میں ایک قاری رکھ سکیں۔ جمعیت اگر پورے پاکستان میں اسکول ٹیچرز کو اس طریقہ سے تربیت دے سکے تو پھر اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ جمعیت نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اس کو قبول کیا اور پورے پاکستان میں سینٹر کھولے اور تقریباً تیس ہزار ٹیچرز اور لیڈی ٹیچرز کو اسناد دی گئیں لیکن اسکولوں میں عملی طور پر تعلیم القرآن پھر بھی شروع نہیں ہو سکی' نتیجہ یہ ہوا کہ جن ٹیچرز کو تعلیم دی تھی وہ بھی بھولتے گئے اور اس طرح جمعیت کا لاکھوں روپے اور وقت برباد ہوا۔

گورنمنٹ کی طرف سے اسکولوں میں تعلیم القرآن کے لئے نصاب تیار کیا گیا' پاکستان کے تمام ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کو اس سے مطلع کیا گیا کہ اس پر عمل کریں' لیکن اس پر بھی عمل نہ ہو سکا۔ صدر ضیاالحق صاحب مرحوم نے اسکولوں میں قرآن مجید پڑھانے کے لئے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ میٹرک کے امتحان میں صرف

حاجی محمد رفیع 'کراچی

وہ طلبا حصہ لے سکیں گے جو پرنسپل یا کسی امام مسجد سے سرٹیفکیٹ پیش کریں چنانچہ ہزاروں جھوٹے سرٹیفکیٹ داخل ہوئے اور طلبا بغیر قرآن مجید پڑھے پاس ہوتے رہے۔

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہوتے ہوئے سب کتابیں پڑھائی جاتی ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں پڑھائی جاتی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں حکم دیا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے اس کو لوگوں تک پہنچایئے اگر آپ ﷺ نے یہ نہیں کیا تو رسالت کا کام پورا نہیں کیا۔" نبی اکرم ﷺ نے تمام امت کو حکم دیا کہ میری طرف سے ایک آیت بھی تم کو پہنچے تو اس کو لوگوں تک پہنچاؤ۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

"قرآن مجید کو قوموں کی ترقی کا باعث بنایا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے قوموں کو ترقی دے گا اور جو اس کو نظر انداز کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کو نظر انداز کر دے گا۔"

تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ جب تک مسلمان قرآن مجید پر عمل کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ایران اور روم جیسی بڑی بڑی سلطنتیں ان کے پیروں پر ڈال دیں اور جب سے انہوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو نظر انداز کیا اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو نظر انداز کر دیا اور آج حالت یہ ہے بقول مولانا الطاف حسین حالیؔ۔

جو دین بڑی دھوم سے نکلا تھا وطن سے
وہ آج اپنے ہی وطن میں غریب الغربا ہے

ہماری ترقی کا واحد علاج یہ ہے کہ اسکولوں میں قرآنی تعلیم کو سچے دل سے قابل عمل بنائیں' ایک تقریب میں جناب نواز شریف سے میں نے کہا تھا کہ ہر صوبہ میں ایک ڈائریکٹر قرآن مجید رکھا جائے جو اسکولوں میں تعلیم القرآن کی نگرانی کرے۔

جہاں تک جمعیت تعلیم القرآن کا تعلق ہے وہ برابر کراچی اور لاہور کے گورنمنٹ اسکولوں میں ٹیچرز کو ٹریننگ دے رہی ہے تاکہ وہ اپنی کلاس میں تعلیم القرآن پڑھا سکیں۔ جنگ مورخہ ۸/جولائی ۱۹۹۹ء میں قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے متعلق جو مضمون شائع ہوا ہے وہ بہت مایوس کن ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ وزیراعظم محمد نواز شریف کی جانب سے قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے بارے میں واضح ہدایات کے باوجود اسکولوں کی سطح پر اس کی تدریس کے لئے کوئی واضح حکمت عملی نہیں رکھی ہے۔ وزیراعظم کی ہدایت پر چھٹی جماعت سے دسویں جماعت کے بجائے قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لئے صرف نویں جماعت کے لئے سو صفحات پر مشتمل ایک کتاب تیار کی گئی ہے اور اسے لازمی مضمون قرار دے دیا گیا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ اسکولوں میں قرآن مجید پڑھانے کے لئے مطلوبہ تعداد موجود نہیں ہے' اس لئے قرآن مجید نہیں پڑھایا جا سکتا ہے۔ یہی بات آج سے سولہ سال قبل "جمعیت تعلیم القرآن" سے مرکزی وزارت تعلیم نے کہی تھی۔ گورنمنٹ اگر پچاس سال میں اسکولوں میں تعلیم القرآن پڑھانے کے سلسلہ میں مدرس مہیا نہیں کر سکی تو کراچی کے لئے "جمعیت تعلیم القرآن" کو اجازت دے کہ جہاں وہ گیارہ سو سے زائد معلمین کے ذریعہ قرآن کی تعلیم دے رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ تین سو پچاس معلمین کا انتظام کراچی کے لئے کر دے گی بشرطیکہ اس کا نظام اور نگرانی کا کام جمعیت تعلیم القرآن کو دیا جائے۔

قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لئے مطلوبہ تعداد میں اساتذہ موجود نہیں ہیں اس لئے فوری طور پر اسکولوں میں قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم شروع کرنا ممکن نہیں ہے۔ آگے چل کر اس مضمون میں لکھا گیا ہے کہ اس سال سے نویں جماعت میں قرآن ناظرہ کا امتحان نہیں ہو سکتا' پھر آگے لکھتے ہیں قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے سلسلہ میں ایک حلف نامہ بھروایا جائے گا جس کی تصدیق متعلقہ اسکول کا ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل کرے گا۔

مندرجہ بالا مضمون سے چند باتیں ظاہر ہوتی ہیں:

اول یہ کہ قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لئے صرف نویں جماعت کے لئے ڈھائی سو صفحات پر ایک کتاب تیار کی گئی ہے اور اسے لازمی مضمون قرار دیا گیا ہے کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پورا قرآن مجید نازل کرنے کی ضرورت نہیں تھی اب ڈھائی سو صفحات کا دیباچہ مسلمانوں کے لئے قرآن مجید کی جگہ کافی ہے۔

دوسرا اہم مسئلہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لئے امتحانی فارم کے ساتھ طلباً سے ایک حلف نامہ لیا جائے گا کہ اس نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر لی ہے اور اس کی تصدیق اسکول کا پرنسپل کرے گا' جناب ضیاالحق صاحب مرحوم کی طرف سے بھی اسی قسم کا حلف نامہ میٹرک کے طلباً کے لئے نافذ کیا گیا تھا کہ طالب علم حلف نامہ دے اور اس کی تصدیق مسجد کا کوئی امام یا کوئی آفیسر کر لے تو وہ میٹرک کا امتحان دے سکتا ہے؟ چنانچہ اس قانون کو پورا کرنے کے لئے طلباً کی طرف سے جھوٹے سرٹیفکیٹ داخل کئے گئے کیا اب پھر وہی کھیل کھیلا جا رہا ہے؟

اگر ہم صدق دل سے قرآن مجید اسکولوں میں نافذ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے راستے انشاء اللہ نکل سکتے ہیں۔

اسکولوں میں قرآن مجید پڑھانے کے لئے حسب ذیل امور پر عمل کیا جائے:

(۱) ایلیمنٹری کالج میں قرآنی تعلیم کا سیکھنا لازمی کیا جائے۔

(۲) تیسری کلاس سے جہاں ناظرہ شروع ہوتا ہے اس کو لازمی مضمون قرار دیا جائے' طالب علم اس میں فیل ہو تو پاس نہ کیا جائے۔

(۳) جمعیت تعلیم القرآن کو معائنہ کرنے کی اجازت دی جائے۔

(۴) صوبہ جات میں ایک ایک ڈائریکٹر آف قرآن مجید مقرر کیا جائے جو قرآنی تعلیم کی نگرانی کرے۔

(۵) موجودہ ٹیچرز کو قرآنی تعلیم کی تربیت دلائی جائے۔

(۶) قرآنی تعلیم کے ٹیچرز اگر کم ہوں اور گورنمنٹ کا بجٹ اجازت نہ دے تو "جمعیت تعلیم القرآن" کو اجازت دی جائے کہ وہ اپنے پاس سے تنخواہ دے کر ٹیچرز مقرر کر دے بشرطیکہ اس کو نگرانی کا حق بھی دیا جائے۔

☆☆..........☆☆

اسلام میں پردہ کی اہمیت وافادیت

دنیا کے کسی مذہب اور قانون میں کسی تمدن اور سوسائٹی میں عورت کو وہ مقام اور مرتبہ نہیں دیا گیا جو مقام اور مرتبہ عورت کو اسلام نے دیا ہے، پردہ عورت کی عزت ووقار، عفت وعصمت اور عظمت کا محافظ ہے، جہاں دنیا میں بگاڑ کی اور بہت سی صورتیں ہیں وہاں بے پردگی اور عریانیت سب سے بڑا سبب ہے "اسلام میں پردہ کی اہمیت وافادیت" کے بارے میں جناب ذیشان حیدر صاحب کی ایک فکر انگیز تحریر ملاحظہ فرمائیں..........(مدیر)

مذہب اسلام واحد ہے ایک عادلانہ نظام کا معاشرے کے ہر فرد میں اس نے ان کی صلاحیتوں اور استطاعت کے مطابق حقوق وفرائض تقسیم کیے ہیں۔ چنانچہ عورت کو بھی ایک بلند مقام عطا فرمایا۔ مذہب اسلام کے سوا جتنے دوسرے مذاہب ہیں ان میں عورت کو وہ مقام حاصل نہیں ہے، اس کے برعکس چونکہ اسلام عدل وانصاف کا علمبردار ہے۔ لہذا مرد، عورت کے حقوق وفرائض ان کی جنس کے لحاظ سے مختلف رکھے گئے جو حقوق وفرائض مرد کو حاصل ہیں وہ جنس مخالف کو حاصل نہیں ہیں اور یہی اسلام کی اہم صفت ہے۔

اسلام نے جہاں عورتوں کو بلند مقام عطا فرمایا ہے وہیں ان پر کچھ جائز پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں جو خود ان کے لئے اور ایک معاشرہ کو پاکیزہ بنانے کے لئے از حد ضروری ہے۔ اگر یہ ان حدود کی خلاف ورزی کریں گی یا ان حدود کو بدلنا چاہیں گی تو پھر ذلت وخواری کے عمیق گڑھے میں گر جائیں گی، جس کی مثال موجودہ دور ہے کہ ہر طرف بے حیائی وفحاشی اور عریانیت کی آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں ہم اپنی حیا، غیرت اور شرم کو جلا رہے ہیں۔

پھیلی ہوئی ہے شہر میں عریانیت کی آگ
تہذیب کے بدن سے قبا کون لے گیا

اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جانتے ہوئے ہم اس دلدل میں پھنستے جارہے ہیں، حالانکہ یہود ونصاریٰ خود اس دلدل سے نکلنا چاہتے ہیں کیونکہ آج یورپی معاشرہ ذلت ورسوائی کے جس عمیق گڑھے میں گرا پڑا ہے وہاں سے واپسی کی راہ صرف اسلام ہے اور چونکہ خود تباہ ہو چکے ہیں تو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بھی اسی طرح تباہ وبرباد کیا جائے۔

خود تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

جسٹس تقی عثمانی صاحب نے اپنے رسالہ "آزادیٔ نسواں کا فریب" میں لکھا ہے کہ:

ذیشان حیدر (کراچی)

"چند سال پہلے سوویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف نے ایک کتاب لکھی ہے "پروسٹرائیکا" اس کتاب میں گورباچوف نے عورتوں کے بارے میں "اسٹیٹس آف وومن" کے نام سے ایک باب قائم کیا ہے اور لکھا ہے کہ:

"ہماری مغرب کی سوسائٹی میں عورت کو گھر سے باہر نکالا گیا اور اس کو گھر سے باہر نکالنے کے نتیجے میں بے شک ہم نے کچھ معاشی فوائد حاصل کیے اور پیداوار میں اضافہ ہوا، اس لئے کہ مرد بھی کام کررہے ہیں اور عورتیں بھی کام کررہی ہیں، لیکن پیداوار کے زیادہ ہونے کے باوجود اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو گیا۔ اور اس فیملی سسٹم کے تباہ ہونے کے نتیجے میں ہمیں جو نقصانات اٹھانا پڑے ہیں وہ نقصانات ان فوائد سے زیادہ ہیں، جو پروڈکشن کے اضافے کے نتیجے میں ہمیں حاصل ہوئے لہذا میں اپنے ملک میں "پروسٹرائیکا" کے نام سے ایک تحریک شروع کر رہا ہوں اس میں میرا ایک بہت بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ عورت جو گھر سے باہر نکل چکی ہے اس کو واپس گھر میں کیسے لایا جائے؟ اس کے طریقے سوچنے پڑیں گے ورنہ جس طرح ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو چکا ہے اس طرح ہماری پوری قوم تباہ ہو جائے گی۔"

یہ الفاظ ایک غیر مسلم کے ہیں، وہ لوگ طریقے سوچ رہے ہیں فیملی سسٹم کو تباہی سے بچانے کے عورت کو واپس گھر میں لانے کے اور ادھر بے چارا مسلمان جس کو قرآن میں اللہ نے بے شمار طریقے بتائے ہیں وہ اندھیرے میں ہاتھ پاؤں چلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"اے رسول آپ کہہ دیجئے ایمان والیوں سے کہ نیچی رکھیں (نگاہیں) اور محفوظ رکھیں اپنے ستر اور نہ دکھائیں اپنا سنگھار۔"

اور ایک جگہ فرمایا کہ:

"اے رسول! آپ کہہ دیجئے مسلمان عورتوں سے کہ نیچی رکھیں اپنی آنکھیں اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی یہ ستھری بات ہے ان کے لئے۔"

اور پھر آگے فرمایا کہ:

"اور ہم نے نازل کیں تمہاری طرف

آیتیں کھلی اور مثالیں ہیں ان لوگوں کی جو گزر چکے تم سے پہلے اور نصیحت ہے ڈرنے والوں کے لئے۔"

اب مسلمان عورتوں کی بھلائی اور عزت اسی میں ہے کہ وہ ان پر عمل کر کے بصورت دیگر ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو ان عورتوں کا ہوا ہے جو آج یورپ میں غیر اسلامی زندگی بسر کر رہی ہے اور ذلت و بے غیرتی کی دلدل میں سر تاپا دبی ہوئی ہیں' جن کی عزتیں محفوظ نہیں ہیں نہ وہاں بہن کے مقدس رشتے کی اہمیت ہے اور نہ ہی ماں بیٹی اور بیوی کے حقوق و فرائض کا خیال ہے' چونکہ انسانیت سے نکل گئے ہیں' اس کے برعکس اسلام کا نام آتے ہی ذہن میں ایک پاکیزہ مذہب کا خیال آجاتا ہے' جہاں والدین کے حقوق و فرائض متعین ہیں' بیٹی کے بہن کے بیوی کے غرض ہر رشتے کے حقوق و فرائض اسلام میں متعین ہیں اور عورت کے تو معنی ہیں: "چھپانے والی چیز" اب اگر اس چیز کو ہم اور آپ چھپانے کے جائے دکھلائیں گے اس کی تشہیر کریں گے (جیسا کہ آج کل بے غیرت اور بے شرم لڑکیاں ماڈلنگ کرتی ہیں) تو ہم خلاف فطرت عمل کریں گے اور خلاف فطرت عمل کرنے سے عالم مٹ تو جایا کرتے ہیں' لیکن فطرت تبدیل نہیں کر سکتے ہیں۔

پردے کی وراثت کے وارث بھی بھک اٹھے
اب حسن ہر اک گھر کا رسوا ہے اجالے میں

یہ بات ازل سے اٹل ہے کہ جس فعل کا حکم اسلام میں ہے اسی میں انسانیت کی بھلائی ہے اور جس کام سے اسلام نے منع کیا ہے اس میں صرف تباہی ہے بربادی ہے اور رسوائی ہے' عورت اگر چست لباس پہنے (جس کا اسلام میں حکم نہیں) جس سے اس کے اعضا واضح ہوں تو ڈاکٹروں کے نزدیک یہ مضر صحت ہے۔ ۱۴/اگست ۱۹۹۸ء کے ضرب مومن میں عورت کی زینت کے احکام سے ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں لکھا تھا کہ:

"ڈاکٹروں کے نزدیک جسم کی ساخت اور وہ اعضا جو آزاد رہنے کا تقاضا کرتے ہیں تنگ لباس ان کی نشوونما پر اثر انداز ہوتا ہے نیز تنگ لباس اکثر خواتین میں بانجھ پن کا سبب بنتا ہے دوران خون کے نظام میں اثر انداز ہونے کی وجہ سے خون کی رگوں میں تنگی پیدا ہوتی ہے' جس کی وجہ سے بلڈ پریشر کا مرض پیدا ہوتا ہے۔"

آگے لکھتے ہیں کہ:

"یورپ میں تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اکثر عورتوں میں جلد کے سرطان کا سبب یہ چیز بنی کہ وہ اپنی رنگت میں خاص قسم کی تبدیلی کے لئے مختصر لباس پہنتی تھیں تاکہ ان کے جسم پر سورج کی شعاعیں بلا حائل پڑیں اور رنگ میں خاص قسم کی تبدیلی ہو۔"

یہ نقصانات ہیں اب اگر عورت اسلامی احکامات پر عمل کرے گی تو کس قدر نقصانات سے محفوظ رہ سکتی ہے' لیکن ہمارے یہاں فیشن کے نام پر جو بے غیرتی پھیلائی جا رہی ہے' وہ صرف اور صرف مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے کیونکہ عریانی کی شوقین عورت ایک فتنہ ہے' خود تو ناقص العقل ہے لیکن بڑے بڑے عقل والوں کی عقلیں اڑا دیتی ہے اور معاشرے میں عورت کے بے پردہ رہنے کے باعث جو بے غیرتی پھیلتی ہے وہ سب کے سامنے ہے اور بے پردہ عورتوں کے بارے میں قرآن مجید میں اور احادیث شریف میں کافی ممانعت آئی ہے' ایسی عورتیں جو بے پردہ رہتی ہیں یا گھر سے بن سنور کر نکلتی ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

"اللہ کی لعنت ہے اجنبی عورت کو دیکھنے والے پر اور اس عورت پر جس کو دیکھا جائے۔" (مشکوٰۃ شریف ص ۲۷۰/ج ۲)

اسی طرح (سورۂ نور آیت ۳۰'۳۱) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

"مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی نسوانیت کو ظاہر نہ کریں۔"

سو بار قربان جاؤں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طہارت و پاکیزگی پر وفات کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ:

"اگر میرا دن میں انتقال ہو جائے تو میرا جنازہ رات میں اٹھانا اور میرے جنازہ کو ڈھانپ لیا جائے تاکہ اجنبی مردوں کو میرے قد و قامت و جسامت کا پتہ نہ چلے۔"

عورتو! سن لو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شرم و حیا کا حال اور اس زمانہ میں عورتوں کے پردہ کا جو حال ہے الاماں والحفیظ۔ افسوس کہ آج مسلمان معاشرہ کس قدر تیزی سے ذلت و پستی میں گرا جا رہا ہے۔ ہم اتنی پیاری اور مقدس شریعت کو پس پشت ڈال کر یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلی جنگ کر رہے ہیں۔

مسلمانو! اب بھی وقت ہے اپنی ماؤں' بیٹیوں' بیویوں اور بہنوں کو سمجھاؤ انہیں بے پردہ یوں سینما ہال' بازار اور دوسرے مقامات پر مت جانے دو قیامت کے دن سوال ہوگا پھر کیا جواب دو گے؟ یہ چند روزہ زندگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے مطابق گزار دو انشاء اللہ کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ اگر بروز قیامت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر لیا کہ بتاؤ میرے طریقوں سے کیا دشمنی تھی' جو یہودی و نصاریٰ کی مانی تو کیا جواب دو گے؟ سوچو ابھی بھی وقت ہے۔

آپ جو کچھ تھے وہی ہم نے بنائی تصویر
یہ گناہ ہے تو حقیقت میں گناہگار ہیں ہم

ہر مسلمان کو رات دن اس طرح رہنا چاہیئے

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ

۱-ضرورت کے موافق دین کا علم حاصل کرے' خواہ کتاب پڑھ کر یا عالموں سے پوچھ پوچھ کر۔

۲-سب گناہوں سے بچے۔

۳-اگر کوئی گناہ ہو جائے فوراً توبہ کرے۔

۴-کسی کا حق نہ رکھے کسی کو زبان یا ہاتھ سے تکلیف نہ دے' کسی کی برائی نہ کرے۔

۵-مال کی محبت اور نام کی خواہش نہ رکھے' نہ بہت اچھے کھانے کپڑے کی فکر میں رہے۔

۶-اگر اس کی خطا پر کوئی ٹوکے' اپنی بات نہ بنائے فوراً اقرار اور توبہ کر لے۔

۷-بدوں سخت ضرورت کے سفر نہ کرے' سفر میں بہت سی باتیں بے احتیاطی کی ہوتی ہیں' بہت سے نیک کام چھوٹ جاتے ہیں' وظیفوں میں خلل پڑ جاتا ہے' وقت پر کوئی کام نہیں آتا۔

۸-نہ بہت ہنسے' بہت بولے' خاص کر نامحرم سے بے تکلفی کی باتیں نہ کرے۔

۹-کسی سے جھگڑا' تکرار نہ کرے۔

۱۰-شرع کا ہر وقت خیال رکھے۔

۱۱-شرع کا ہر وقت خیال رکھے۔

۱۲-عبادت میں سستی نہ کرے۔

۱۳-زیادہ وقت تنہائی میں رہے۔

۱۴-اگر اوروں سے ملنا جلنا پڑے تو سب سے عاجز ہو کر رہے' سب کی خدمت کرے بڑائی نہ جتلائے۔

۱۵-بد دین آدمی سے دور بھاگے۔

۱۶-دوسروں کے عیب نہ ڈھونڈے' کسی پر بد گمانی نہ کرے' اپنے عیبوں کو دیکھا کرے اور ان کی درستی کیا کرے۔

۱۷-نماز کو اچھی طرح اچھے وقت دل سے پابندی کے ساتھ ادا کرنے کا بہت خیال رکھے۔

۱۸-دل یا زبان سے ہر وقت اللہ کی یاد میں رہے' کسی وقت غافل نہ ہو۔

۱۹-اگر اللہ کا نام لینے سے مزہ آئے' دل خوش ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔

۲۰-بات نرمی سے کرے۔

۲۱-سب کاموں کے لئے وقت مقرر کرے اور پابندی سے اس کو نباہے۔

۲۲-کچھ رنج و غم نقصان پیش آئے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے پریشان نہ ہو اور یوں سمجھے کہ اس میں مجھ کو ثواب ملے گا۔

۲۳-ہر وقت دل میں دنیا کا حساب کتاب اور دنیا کے کاموں کو ذکر مذکور نہ رکھے بلکہ خیال بھی اللہ ہی کا رکھے۔

۲۴-جہاں تک ہو سکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے' خواہ دنیا کا ہو یا دین کا۔

۲۵-کھانے پینے میں نہ اتنی کمی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے نہ اتنی زیادتی کرے کہ عبادت میں سستی ہونے لگے۔

۲۶-خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے طمع نہ کرے نہ کسی طرف خیال دوڑائے کہ فلانی جگہ سے ہم کو یہ فائدہ ہو جائے۔

۲۷-خدا تعالیٰ کی تلاش میں بے چین رہے۔

۲۸-نعمت تھوڑی ہو یا بہت اس پر شکر بجا لائے اور فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو۔

۲۹-جو اس کی حکومت میں ہیں ان کی خطا و قصور سے درگزر کرے۔

۳۰-کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اس کو چھپائے البتہ اگر کوئی کسی کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور تم کو معلوم ہو جائے تو اس شخص سے کہہ دو۔

۳۱-مہمانوں اور مسافروں اور غریبوں اور عالموں اور درویشوں کی خدمت کرے۔

۳۲-نیک صحبت اختیار کرے۔

۳۳-ہر وقت خدائے تعالیٰ سے ڈرا کرے۔

۳۴-موت کو یاد رکھے۔

۳۵-کسی وقت بیٹھ کر روز کے روز اپنے دن بھر کے کاموں کو سوچا کرے جو نیکی یاد آئے اس پر شکر کرے گناہ پر توبہ کرے۔

۳۶-جھوٹ ہرگز نہ بولے۔

۳۷-جو محفل خلاف شرع ہو وہاں ہرگز نہ جائے۔

۳۸-شرم و حیا اور بردباری سے رہے۔

۳۹-ان باتوں پر مغرور نہ ہو کہ میرے اندر ایسی خوبیاں ہیں۔

۴۰-اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے کہ نیک راہ پر قائم رکھیں۔

اصلاح کا آسان نسخہ!

دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو:

"اے اللہ میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں' میں فرمانبرداری کا ارادہ کرتا ہوں' مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے

ارادہ سے سب کچھ ہو سکتا ہے' میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی' آپ ہی کے اختیار میں ہے میری اصلاح۔ اے اللہ میں سخت نالائق ہوں' سخت خبیث ہوں' سخت گناہگار ہوں' میں تو عاجز ہو رہا ہوں' آپ ہی میری مدد فرمایئے' میرا قلب ضعیف ہے' گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں' آپ ہی قوت دیجئے' میرے پاس کوئی سامان نجات نہیں' آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجئے' اے اللہ جو گناہ میں نے اب تک کئے ہوں' انہیں تو اپنی رحمت سے معاف فرمایئے' گو میں یہ نہیں کہتا کہ آئندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا' میں جانتا ہوں کہ آئندہ پھر کروں گا لیکن تو حفاظت کرنے والا ہے۔"

بُرے ماحول میں بھی دیندار بننے کا بہت ہی آسان نسخہ:

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے دین پر چلنا بہت مشکل ہے' ایسے ماحول میں رہتے ہوئے ہر گناہ سے بچ نکلنا ہمارے بس کی بات نہیں' انہیں ایک آسان سا نسخہ بتاتا ہوں' بہت ہی آسان کوئی محنت نہیں کرنا پڑے گی' نہ ہی کسی وقت کی تعین ہے' نہ وضو وغیرہ کی کوئی قید غرض بالکل ہی سہل نسخہ ہے ذرا تجربہ کر کے دیکھ لیجئے' نسخہ یہ ہے:

کوئی سا وقت لے لیجئے' لیٹتے وقت رات کو کر سکیں تو زیادہ مناسب ہے' چند منٹ فارغ ہو کر یکسوئی سے ان تمام گناہوں کو ذہن میں لائیں جنہیں ترک کرنا مشکل سمجھتے ہیں' اور معاشرہ و ماحول کے سامنے خود کو بے بس اور مجبور سمجھتے ہیں' ان تمام گناہوں کا تصور کر لیجئے جیسے بے پردگی' ڈاڑھی منڈانا یا کترانا' بینک' انشورنس وغیرہ حرام آمدنی والوں سے لین دین' تصویر اور ٹی وی کی لعنت وغیرہ وغیرہ' ان گناہوں سے خصوصاً اور باقی تمام گناہوں سے عموماً توبہ استغفار کیجئے' دل میں ندامت پیدا کیجئے پھر یوں دعا کیجئے:

"یا اللہ! میں عاجز ہوں کمزور اور بے بس ہوں معاشرہ اور نفس و شیطان غالب ہیں میں ان کے مقابلہ میں بالکل بزدل اور بہت ہی کمزور ہوں۔ تو کمزوروں کی دستگیری کرنے والا ہے' بس تو ہی مجھ ضعیف و ناتواں کی دستگیری فرما۔ اپنے فضل و کرم سے مجھے ہمت عطا فرما کہ تمام گناہوں کو چھوڑ دوں اس معاشرہ کا مقابلہ کر سکوں' یا اللہ! تو ہی مدد فرما' تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔"

یہ کام بلا تاخیر شروع کر دیجئے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے' اس پر دل آمادہ ہو یا نہ ہو' اگر دل ساتھ نہ دے تو زبان تو کہیں نہیں گئی' صرف زبان ہی سے یہ کلمات دہرا لیجئے' رفتہ رفتہ دل میں بھی اتر جائیں گے۔

ابھی تو ایک دو منٹ سے ابتدا کیجئے پھر جب مزا آ گیا' چاٹ لگ گئی' تو منٹوں کی تحدید ختم ہو جائے گی گھنٹوں لگے رہیں گے' تو بھی سیری نہ ہو گی۔

سہل نسخہ امت کی اصلاح کا:

چالیس یوم تجربہ کر کے دیکھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اہمیت ظاہر ہو گی

گھریلو اصلاح کا طریقہ:

۱- گھر کے سب افراد کو جمع کر کے ایک سنت مؤکدہ یا غیر مؤکدہ سنائیں مثلاً وضو کی سنت شروع میں بسم اللہ شریف پڑھنا۔

۲- سنت کا ایک فائدہ بتلانا' مثلاً رزق میں برکت ہوتی ہے۔

۳- ایک گناہ کبیرہ بتلانا' مثلاً کسی کو ذلیل و حقیر سمجھنا۔

۴- گناہ کا ایک نقصان بتلانا جو دنیا میں سامنے آتا ہے مثلاً رزق کی تنگی۔

۵- کم از کم سات مرتبہ کلمہ طیبہ' تین مرتبہ درود شریف' گیارہ گیارہ مرتبہ استغفر اللہ' سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنا۔

۶- نیک اور صالح حضرات کے پاس جس قدر وقت ملے جا کر بیٹھنا اگر کوئی ایسا شخص نہ مل سکے تو صلحاً و اکابر کے حالات و ملفوظات کا مطالعہ کرنا۔

ہدایات

۱- ایک تا چار کا علم کسی عالم یا مسجد کے امام صاحب سے حاصل کرنا۔

۲- جو سبق دیا جائے اس کو کاپی پر لکھنا۔

۳- دوسرے دن سننا اگر سب کو یاد نکلے تو آگے سبق دینا' ورنہ وہی سبق پھر دہرانا۔

۴- جنہوں نے یاد کر لیا ہے ان کے حوالہ ان کو کر جو یاد نہیں کر سکے ہیں۔

مسجد والوں کی اصلاح:

مسجد کے متولی صاحب یا منتظم صاحب یا امام صاحب سے گزارش کرنا کہ گھریلو اصلاح کے معمول کو وہ بھی اپنے یہاں جاری کریں اور ان ہدایات کو جو اوپر مذکور ہوئیں' یہاں بھی ان پر عمل کیا جاوے نمازی لوگوں کو ہدایت کی جاوے کہ ان باتوں کو اپنے بیوی بچوں کو جا کر

باقی صفحہ ۲۵ پر

بھکر کی ڈائری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کی گیارہ سالہ رپورٹ

۸/ جولائی ۱۹۸۸ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کے بعد برآمدگی کی خبریں شائع ہوئیں۔

۲۷/ جولائی ۱۹۸۸ء کو قادیانیوں نے مباہلہ کا اشتہار ملک عزیز کے شہروں میں چسپاں کیا جس کے نتیجے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیر قیادت لندن کے ومبلے ہال میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی اور مرزا طاہر کے مباہلے کا منہ توڑ جواب دیا۔ ملک کے دیگر شہروں کی طرح بھکر میں بھی ۱۴/اگست کو محمد اسلم غوری کے ذریعے سے مرزائیوں نے مرزا طاہر کے "مباہلے" کے پانچ سو اشتہارات پورے شہر کی گلی کوچوں میں چسپاں کئے۔ دوسرے روز پریس کانفرنس ہوئی جس میں راقم الحروف نے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کے مرید ہونے کی نسبت سے قادیانیوں کے دجل وفریب کو واضح کیا۔

☆...... محمد اکرام اللہ نیازی کس طرح مرزائیوں کے چنگل میں پھنس گیا' تقابل ادیان کے مطالعے کا بہت شوقین تھا' تین ماہ تک وہ میرے پاس آتا رہا اور ختم نبوت اور قادیانیت پر گفتگو چلتی رہی' ایک روز وہ مرزا طاہر کا خط لایا جو عبداللطیف کی معرفت اس نوجوان کے نام آیا تھا' میں نے ماسٹر حسنین صاحب کو صورتحال سے آگاہ کیا تو انہوں نے ماسٹر عبداللطیف قادیانی کو قادیانیت کی تبلیغ کی پاداش میں بھکر سے نکلوادیا۔

☆...... ڈسٹرکٹ پبلک اسکول بھکر میں مبارکہ نامی قادیانی ٹیچر تعینات ہوئی' جس نے پورے اسکول کے ماحول کو خراب کیا' شہر کے آفیسروں تک قادیانیت کی تبلیغ کی۔ اسکول میں ایک مرتبہ ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کروائی' اسکول کی اساتذہ نے مولانا عبداللہ صاحب سے مسئلہ دریافت کیا تو مولانا صاحب نے جمعہ کے اجتماع میں قادیانیت کے کفریہ

ڈاکٹر دین محمد فریدی

عقائد اور اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کو واضح کیا' دوسرے دن اسکول میں چھٹی ہوئی۔ بات ڈپٹی کمشنر بھکر تک پہنچی تو شہریوں کا ایک بڑا وفد ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس پہنچا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے راقم الحروف نے قادیانیت کے کفریہ عقائد و عزائم اور "مبارکہ" ٹیچر کے قانون کی خلاف ورزی کے ثبوت مہیا کئے' بالآخر بھکر سے قادیانی ٹیچر کو نکال دینے کا حکم ملا اور قادیانیت کے فریب سے اسکول کے بچوں کو محفوظ کیا گیا۔

☆...... چوہدری محمود احمد قادیانی محکمہ زراعت کا ڈپٹی ڈائریکٹر تھا جس نے مسلمان ملازمین کو قادیانیت کے جال میں پھنسانے کی بے حد کوشش کی' مرزائی لڑکیوں کے ذریعے شراب وکباب کی محفلیں سجا کر مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوششیں کیں' محکمہ زراعت کلور کوٹ کے باغ کا پھل ربوہ (چناب نگر) بجھواتا تھا۔ بندہ نے جناب محمد اشرف دینپوری کے تعاون سے ڈپٹی کمشنر بھکر کو درخواست دی۔ اسی دوران چودھری محمود احمد قادیانی دوسری جگہ تبادلہ کروا کر فرار ہوگیا۔

☆...... حضرت امیر مرکزیہ کے مشورہ سے ہم نے کالج روڈ بھکر میں ختم نبوت کا دفتر قائم کر کے منظم طریقے سے کام کا آغاز کیا' کالج کے چند نوجوانوں کے علاوہ جناب شمشاد نذر اور رانا زاہد ایڈیٹر "نوائے بھکر" نے بھرپور تعاون کیا۔ بھکر کالج میں ایک طالب علم عبدالقدیر باسط قادیانی سے عبداللطیف مومن قادیانی نے داخلہ فارم میں مذہب اسلام لکھوایا' ہم نے مقدمہ درج کروایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو کامیابی ہوئی مجرم عبدالقدیر باسط کو تین سال کی سزا معہ جرمانہ ہوئی۔ ہماری کامیابی میں ملک محمد عثمان ایڈووکیٹ کی کاوشیں بھی شامل حال رہیں۔

☆...... بھکر کے نذیر احمد قادیانی بشیر احمد اور اس کے خاندان کے دیگر افراد نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ میں اسلام لکھوایا' سیشن کورٹ بھکر میں مقدمہ درج کرایا گیا۔ اسی دوران "شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ" کے بارے میں ملک گیر تحریک چلی اور بالآخر نواز شریف کی پہلی حکومت کے خاتمہ پر فتح ہوئی۔

☆...... اسی دوران ممتاز مرزائی نے ایک مسلمان ملازم حسین کے مکان پر جو کہ ریلوے اسٹیشن بھکر کی شرقی جانب واقع تھا' زبردستی قبضہ کرنے کے لئے ٹریکٹر سے چار دیواری گرادی۔ ہم نے راؤ شیر علی مرحوم کے توسط سے ایس ایچ او بھکر کے ذریعے ممتاز قادیانی کی فرعونیت کو خاک میں ملادیا اور حقدار کو حق دلایا۔

☆...... کالج روڈ بھکر میں جناب حفیظ اللہ شاہ کی قیادت میں نوجوانوں نے پریس کلب قائم کیا جس میں دبیر احمد شیخ پریس کلب کا چپکے سے ممبر بن گیا۔ اخبار "ساول" بھکر نکالا گیا تو اس میں راقم الحروف کے مضامین شائع ہونے لگے تو دبیر احمد نے بھرپور مخالفت شروع کردی اور اپنے مضامین میں قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی' اس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ دبیر قادیانی ہے' بہر حال اس کو پریس کلب سے نکال دیا گیا۔

☆...... ۲۹/ جون ۱۹۹۶ء کو ایک اور دبیر احمد قادیانی نے ڈسٹرکٹ کونسل بھکر میں تقریر کرنے سے پہلے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھی' ہم نے حفیظ اللہ شاہ صاحب' ملک محمد عثمان ایڈووکیٹ' عاطف الیاس' محمد عمر خان چوہان' راؤ محمد اسلم ایڈووکیٹ وغیرہ نے دبیر قادیانی پر مقدمہ درج کرایا جو عرصہ چار سال تک چلتا رہا' بالآخر قادیانی اپنی فصلیں چھوڑ کر فرار ہوگیا جو "حق حکومت پاکستان" ضبط کی گئیں۔

☆...... ایک قادیانی ٹیچر گورنمنٹ ہائی اسکول کلورکوٹ میں تعینات ہوئی' جس نے کچھ عرصہ بعد قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی۔ مسلمان لڑکیوں کے ذہن خراب کئے ایک دفعہ اس نے قرآن مجید ہدیتاً تقسیم کرنے والے کے روپ میں ایک قادیانی کو اسکول کے اندر آنے کی اجازت دی۔ صوفی شریف صاحب کے زیر اہتمام سیرت النبی ﷺ کے جلسہ میں قادیانیت کے دجل و فریب کو واضح کیا گیا' کچھ دن بعد اخبار "تھل بھکر" میں قادیانیت کی حمایت میں کلورکوٹ کے ایک صحافی کا مضمون بھی چھپا' جس کے جواب میں راقم الحروف نے مضمون لکھا اور عوام الناس کو قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ کیا' جس کے نتیجے میں قادیانی ٹیچر کو گورنمنٹ ہائی اسکول کلورکوٹ سے نکال دیا گیا۔

☆...... نواز شریف کی پہلی حکومت کے دوران جناب مشتاق دہلے والوی نے راقم الحروف کا انٹرویو لیا جو کہ جناب ظفر برنی صاحب نے "آبزرور بھکر" میں شائع کیا' بعد ازاں فیصل آباد' لاہور' راولپنڈی' پشاور اور کراچی کے دیگر اخبارات میں بھی شائع ہوا' جس میں "شمسی توانائی پلانٹ" کی تباہی میں قادیانیوں کے مذموم کردار کو واضح کیا گیا' ہم نے اس انٹرویو کو پمفلٹ کی شکل میں چھپوا کر بھکر میں تقسیم کرکے قادیانیت کے عقائد اور ملک دشمنی سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔

☆...... اسی طرح ارشاد اللہ سیال قادیانی سول جج کی حیثیت سے بھکر میں تعینات ہوکر آیا اور اس کی بیوی گرلز کالج بھکر میں پروفیسر تعینات ہوئی' جس نے ایک دوسری قادیانی رومانہ پروفیسر کے ساتھ مل کر قادیانیت کی بہت تبلیغ کی۔ ہم نے ہفت روزہ "ساول" سے رفیق احمد خان نیازی کی قیادت میں قادیانیوں کے خلاف خوب مہم چلائی اور بالآخر ۹/ دسمبر ۱۹۹۸ء گرلز کالج بھکر ڈپٹی ڈائریکٹر کالجز سرگودھا ڈویژن نے انکوائری کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے راقم الحروف نے اور دیگر مذہبی اور تاجر تنظیموں کے نمائندگان نے قادیانیوں کے تمام کرتوت واضح کئے' یہاں تک کہ بھکر کی سرزمین کو قادیانیت کے تعفن سے پاک کردیا۔

☆...... اسی طرح سی ٹی ہائی اسکول بھکر کے ہیڈ ماسٹر محمد صدیق قادیانی نے اسکول میں قادیانیت کی تبلیغ کی چھوٹے چھوٹے بچوں کے ذہن خراب کئے' جب ہمیں اطلاع ملی تو ڈی ایس پی سٹی بھکر سے ملاقات کرکے صورتحال سے آگاہ کیا' جس نے ڈی ایس پی بھکر کو تحقیقات کا حکم دیا' اسکول پر چھاپہ مارا یہاں تک کہ ہیڈ ماسٹر محمد صدیق کو قادیانیت کی تبلیغ کے جرم کی وجہ سے بھکر سے نکال دیا گیا۔

☆...... نورپور تھل ضلع خوشاب میں میری رشتہ داریاں ہیں' میری مادر علمی بھی وہاں ہے۔ معلوم ہوا کہ وہاں پر ڈاکٹر اختر نامی قادیانی نے زمین خریدی' وہاں کی سادہ لوح عوام کو لوٹنا شروع کیا یاد رہے کہ ان علاقوں میں تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والوں کی کمی ہے' اگرچہ قریبی علاقوں جوہر آباد' ہڈالی' مٹھہ ٹوانا اور قائد آباد میں علمأ کرام موجود ہیں' لیکن نورپور تھل میں اکثریت کم پڑھے لکھے لوگوں کی آباد ہے۔ بہر حال راقم الحروف نے حضرت امیر مرکزیہ سے خوشاب میں رد قادیانیت کے بارے میں مشورہ کے بعد ڈاکٹر اختر قادیانی کو گرفتار

کروایا بعد ازاں وہ ضمانت پر رہا ہو کر بیرون ملک فرار ہو گیا۔

☆...... چک نمبر ۱۵/ڈی بی ہرنولی ضلع میانوالی میں مسلمانوں اور قادیانیوں کی آبادی تقریباً برابر ہے' ہرنولی چونکہ میرا آبائی گاؤں تھا اس تعلق کی بنا پر وہاں کے مسلمانوں کے ایمان جانے کی فکر دامن گیر ہوئی۔ وہاں ایک مناظرہ ہوا جس کے نتیجے میں مظفر خان کا خاندان مسلمان ہو گیا ریاض احمد نمبردار قادیانی نے ڈی ایس پی میانوالی کے ذریعے تھانہ چپلاں میں عبداللہ ولد مظفر خان پر جھوٹا مقدمہ درج کروادیا اور مسلمان نوجوان پر بے انتہا ظلم و ستم کیا۔ راقم الحروف نے اپنے پیرومرشد کے مشورہ سے حضرت مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اکرم طوفانی کی معیت میں سول جج عالمگیر میانوالی کی عدالت سے ۶/نومبر ۱۹۹۱ء کو مقدمہ خارج کروایا۔ علاوہ ازیں قادیانیوں کے نام مسلمانوں کی ووٹر لسٹوں سے بھی خارج کر دیے گئے یاد رہے اس کارروائی میں صاحبزادہ عزیز احمد نے ہماری سرپرستی کی۔

اس کے بعد ریاض احمد نمبردار قادیانی کے خلاف ڈپٹی کمشنر سرگودھا کی عدالت میں مقدمہ درج کرایا نتیجتاً قادیانی سے نمبرداری کا عہدہ تبدیل کر دیا گیا۔ بعد ازاں ۲۱/نومبر ۱۹۹۳ء کو ریاض احمد اور اس کے بیٹوں اور بھتیجوں پر چک نمبر ۱۵ ڈی بی میں توہین رسالت کرنے پر 295-C کے تحت افضال احمد کاظمی ایڈیشنل سیشن جج میانوالی کی عدالت میں مقدمہ کیا تاحال زیر سماعت ہے' نامعلوم وجوہات کی بنا پر مقدمہ فیصلے کا منتظر ہے یاد رہے کہ مقدمہ کی پیروی راؤ محمد اسلم ایڈووکیٹ اور رانا جاوید ایڈووکیٹ کر رہے ہیں جبکہ معاون سرگودھا کے شیخ جہانگیر ایڈووکیٹ ہیں۔

ڈاکٹر دلبر حیدری جو علاقہ تھل کا مشہور قادیانی ہے مسکین باجوہ کی زمین پر ناجائز قبضہ کر لیا تو مسکین باجوہ نے رانا الیاس عریضہ نویس کے توسط سے مجھ سے رابطہ کیا میں نے تھانہ حیدر آباد (تھل) کے اے ایس آئی سے بات کر کے دلبر حیدری سے مسکین باجوہ کو زمین واپس دلوائی۔

☆...... ضلع کونسل بھکر میں محمود احمد ہجرہ' قادیانی' تعینات ہوا' جس نے قادیانی مبلغین کو بلا کر ریسٹ ہاؤس میں جلسہ کرنے کی کوشش کی' میری عدم موجودگی میں میرے بیٹے مولوی محمد علی صدیقی' محمد اشرف دیناری کی معیت میں اسسٹنٹ کمشنر جناب ہاشم خان ترین سے ملے اور صورتحال سے آگاہ کیا تو ترین صاحب جو کہ اب ڈپٹی کمشنر ہیں نے محمود احمد قادیانی کو طلب کیا اور ضلع کونسل کے عہدے سے فارغ کر دیا۔

گیارہ سال کے طویل عرصہ میں رد قادیانیت کے حوالے سے بہت سے واقعات رونما ہوئے جن کا تذکرہ اس مختصر رپورٹ میں نہیں کیا جاسکتا' بہر حال اس جدوجہد میں رانا عباس' حنیف فرازی' پریس کلب بھکر' ہفت روزہ ساتول' نوائے تھل بھکر' وکلا حضرات' تاجر برادری اور معززین بھکر کا بھرپور تعاون ہمیشہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ رہا۔ میں ان تمام احباب کا بے حد شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ: مسلمان کے رات دن

پہنچائیں اور دوسرے دن نمازیوں سے پوچھا بھی جاوے کہ گھروں میں یہ بات پہنچائی گئی یا نہیں۔ اگر بھول گئے ہوں تو آج پہنچائیں۔

مدرسہ کے طلبا کی اصلاح:

ناظم مدرسہ یا منتظمین یا اساتذہ میں سے کسی سے کہنا کہ یہ معمول وہ اپنے اپنے درجہ میں بھی جاری کریں۔

طلبا کو یہ ہدایت کی جائے کہ یہ باتیں اپنے گھروں میں جاکر سنائیں اور دوسرے دن ان سے پوچھا بھی جاوے کہ ان پر عمل کیا یا نہیں؟ دارالاقامہ کے طلبا اپنے اپنے حلقوں میں باری باری سے سنائیں۔

عام ہدایت

۱۔ متفرق اوقات میں جن مقامات پر لوگ جمع ہوتے ہیں (دکانوں یا ہوٹلوں میں) ان مقامات پر بھی اس کا سلسلہ شروع کیا جاوے تو انشاء اللہ بہت جلد امت کی حالت درست ہونے کی امید ہے۔

۲۔ مدرسہ و مسجد کے حضرات و عامۃ المسلمین کو آپس میں دینی دوست بنانے کا فائدہ بھی بتاتے رہنا کہ میدان حشر میں جب کوئی سایہ نہ ہوگا تو ایسے لوگوں کو عرش کے سائے میں جگہ ملے گی جیسا کہ حدیث میں: "رجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ"

(متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ)

پیشگوئیوں کا انجام

تیسری شادی: تقدیر مبرم

۲۰/جون ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب نے مولوی نوردین کو لکھا کہ:

"اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو ان کی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھ کچھ امور غیبیہ بتلا دیتا ہے' اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارۂ غیبی ہوا ہے' تب سے خود طبیعت متفکر و متردد ہے' اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں' مگر بالطبع کارہ ہے' اور ہر چند اول اول چاہا کہ یہ امر نہیں موقوف رہے مگر متواتر الہامات اور کشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ ص ۲)

لیکن افسوس ہے کہ مرزا صاحب کے یہ متواتر الہامات بھی غلط نکلے' اور نکاح کا نہ ہونا "تقدیر مبرم" ثابت ہوا۔

محمدی بیگم:

"مرزا صاحبان" کی طرح "محمدی بیگم" کا قصہ بھی شہرۂ آفاق ہے' مرزا صاحب نے اپنے اعزہ میں ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا رشتہ طلب کیا مگر منظور نہ ہوا۔ ترغیب و تہدید سے کام لیا مگر غیر مفید ثابت ہوا۔ منت سماجت' خوشامد و سفارش کی ساری ترکیبیں غیر مؤثر ثابت ہوئیں۔ مرزا صاحب نے اس موضوع پر اتنا لکھا کہ ایک دلچسپ الف لیلیٰ مرتب ہو سکتی ہے' یہاں اس کا آغاز و انجام ملاحظہ فرمایئے۔

سلسلہ جنبانی:

مرزا صاحب نے اس نکاح کی جانب اشارہ اگرچہ ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کے تحدی آمیز اشتہار میں بھی کیا تھا مگر باقاعدہ سلسلہ جنبانی کے لئے ۲۰/فروری ۱۸۸۸ء کو محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ کے نام خدائی حکم نامہ بھیجا کہ:

"ابھی مراقبہ سے فارغ ہی ہوا تھا تو کچھ غنودگی سی ہوئی اور خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ احمد بیگ کو مطلع کر دے کہ وہ بڑی لڑکی کا رشتہ منظور کرے..... اور میں نے اس کا حکم پہنچا دیا تاکہ اس کے رحم و کرم سے حصہ پاؤ.....اور اس کے علاوہ میری املاک خدا کی اور آپ کی ہے۔"

(قادیانی مذہب طبع جدید فصل آٹھویں ص ۴۵۶)

اعلان فسخ:

۲۰/فروری ۱۸۸۶ء سے ۱۹۰۷ء تک مرزا صاحب اس خواہش کی تکمیل کے منتظر رہے' لیکن خدا کو منظور نہ ہوا۔ آخر کار حقیقۃ الوحی میں مرزا صاحب نے فسخ نکاح کا اعلان کر دیا۔

(حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۱۳۲)

صد شکر کہ آ پہنچا لب گور جنازہ
لو بحر محبت کا کنارہ نظر آیا

آتھم کا غم:

۵/جون ۱۸۹۳ء کو مرزا صاحب نے اپنے دجال (عبداللہ آتھم) کو پندرہ مہینے بمزائے موت ہاویہ میں گرانے کا آسمانی حربہ چلایا' ۵/ستمبر ۱۸۹۴ء اس کی آخری میعاد تھی' مرزا صاحب نے اپنے لاؤ لشکر سمیت اس کی موت کے لئے ہزار جتن کئے' ٹونے ٹوٹکے بھی کئے کرائے' دعائیں بھی کیں' مگر یہ حربہ بھی' تقدیر خداوندی ناکام رہا۔ مرزا صاحب کی ناکامی دیکھ کر بعض مرزائی عیسائی بن گئے اور مرزا صاحب کو کافی دقتیں اٹھانا پڑیں۔

الغرض جب سے مرزا صاحب "مسیح موعود" بنے خدا تعالیٰ کی مشیت نے فیصلہ کر لیا کہ مرزا صاحب جو کچھ کہیں واقعہ اس کے خلاف رونما ہوا کرے۔ خود غلبہ اسلام کی پیشگوئی جو مرزا صاحب نے فرمائی تھی اس کا انجام ایک صدی بعد بھی یہی نکلا کہ مرزا صاحب اور ان کے متبعین کو خارج از اسلام قرار دے دیا گیا۔ قادیانی صاحبان اس فقیر کی پیشگوئی نوٹ کر لیں کہ غلبہ اسلام کی پیشگوئی بھی پوری نہیں ہوگی۔ اسلام انشاء اللہ ضرور غالب آئے گا' مگر اصل مسیح علیہ السلام کے ذریعہ' کسی نقلی مسیح کے ذریعہ نہیں۔ قادیانی لیڈر جب بھی قادیانیت کے غلبہ کی بڑ ہانکتے سنائی دیں تو سمجھ لینا چاہئے کہ تقدیر کا فیصلہ اس کے الٹ ہونے والا ہے۔

☆☆......☆......☆☆

پاکیزگی اور ذائقے کا حسین سنگم..... خالص دیسی گھی سے تیار کردہ
شیر پنجاب سویٹس اینڈ بیکرز
برانچز: گھنٹہ گھر فون: ۲۲۴۴۰۳' سیٹلائٹ ٹاؤن فون: ۲۵۰۰۰۹' پیپلز کالونی
فون: ۲۷۵۰۰۲' جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۲۱۵۱۲۰ گوجرانوالہ

ایک روزہ

جہاد ختم نبوت کانفرنس

بمقام جامع مسجد طوبیٰ مسجد روڈ کوئٹہ

بتاریخ 17 / ستمبر 1999ء
بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء

زیر صدارت
شیخ المشائخ خواجہ خواجگان
مولانا خواجہ خان محمد
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں (میانوالی)

زیر نگرانی
حضرت مولانا منیر الدین
صوبائی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
بلوچستان

خطیب العصر
حضرت مولانا عبدالمجید ندیم شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ مجلس حقوق اہلسنت پاکستان ملتان

جانشین مجاہد ملت
حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

پروانہ ختم نبوت
حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب
مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

شاہین ختم نبوت
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
مرکزی خازن مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان

یادگار اسلاف
حضرت مولانا بشیر احمد صاحب
مرکزی ناظم تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

دیگر علماء کرام

- ☆ رکن مرکزی مجلس شوریٰ حضرت مولانا قاری انوار الحق حقانی خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ
- ☆ صوبائی نائب امیر اول حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب قندھاری جامع مسجد کوئٹہ
- ☆ صوبائی ناظم نشر و اشاعت حضرت مولانا قاری عبدالرحیم جمی خطیب جامع مسجد گول کوئٹہ
- ☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالباقی صاحب جامع مفتاح العلوم کوئٹہ
- ☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد نذر عثمانی مرکزی مبلغ ختم نبوت حیدر آباد
- ☆ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب خطیب جامع مسجد طوبیٰ کوئٹہ
- ☆ حضرت مولانا قاری مہر اللہ صاحب مہتمم تجوید القرآن کوئٹہ
- ☆ حضرت مولانا عبدالعزیز جتوئی مبلغ ختم نبوت کوئٹہ

دیگر پروگراموں کی تفصیل

مچھ 18 / ستمبر 1999ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد مچھ	مستونگ 19 / ستمبر 1999ء بروز اتوار بعد نماز مغرب ویگن اڈا مستونگ
لورالائی 20 / ستمبر 1999ء بروز پیر بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد لورالائی	ژوب 21 / ستمبر 1999ء بروز منگل بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد ژوب

الداعی الی الخیر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ فون: 841995

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؐ لا نبی بعدی

ختم نبوت کانفرنس

۱۸ اٹھارویں سالانہ

مسلم کالونی چناب نگر

۷، ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۶، ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۴۲۰ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیر صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان

علماء، مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	ملتان	کراچی	لاہور	اسلام آباد	سرگودھا	گوجرانوالہ	فیصل آباد	چناب نگر	کوئٹہ	ٹنڈو آدم
	514122	7780337	5862404	829186	710474	215663	633522	212611	841995	71613

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان